مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے ید بیضا ... ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک

یونانی آیورویدک اینڈ ہومیوپیتھک رجسٹریشن فرنٹ کا ماہانہ تحقیقی اور معیاری ارگن

تجدید طب

ترجمان ... رجسٹریشن فرنٹ لاہور

... نمبر ۴ | اپریل – ۱۹۶۲ء | شمارہ نمبر ۷

قابل توجہ گورنر مغربی پاکستان

(دیکھیں صفحہ ۳)

مدیر اعلیٰ

... انقلاب ڈاکٹر صابر ملتانی

... تحریک تجدید طب (پاکستان)

... نہ چندہ ... ۳ روپے

... خاص نمبر ... ۶ روپے

... رچہ ... ۲۵ پیسے

پتہ امور معاملت

... منیجر ماہنامہ رجسٹریشن فرنٹ

... نمبر ۱ فیض باغ لاہور

تجدید طب اور احیاء فن

ڈھول کا پول

نیا جال لائے پرانے شکاری

(قسط دوم)

تاریخ گواہ ہے کہ تیس سال تو بڑی بات ہے صرف دس پندرہ سالوں میں بڑے بڑے انقلاب ظاہر ہو گئے ہیں بڑی بڑی عظیم اور شاندار سلطنتیں اُلٹ دی گئیں اور کئی نئی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں لیکن جس جماعت اور گروہ کا قیام دھوکا بازی و بددیانتی، بلیک میلنگ اور ملت فروشی پر ہو۔ وہ تیس سال تو کیا سو سال تک بھی علم و فن اور ملک و قوم کے معیار کو بلند نہیں کر سکتی۔ ان کا مقصد سستی شہرت۔ دولت جمع کرنا اور مل بانٹ کر کھانا اور کھلانا ہے۔

اندھی سیاست

گزشتہ اشاعت میں اندھی سیاست کا جو تصور پیش کیا گیا ہے اس ذات شریف کو سمجھنے کے لئے پاک و ہند کی طبی سیاست کے تاریخی ڈرامے کا ایک سین ملاحظہ فرمایئے۔

وہ ذات شریف کون ہیں اور طبی دنیا میں کیسے داخل ہوئے ہیں۔

ایسے طبی مجاہد جن کا علم و فن طب سے نہ کوئی تعلق رہا ہے اور نہ کوئی مناسبت تھی۔ صرف حادثات (ایکسیڈنٹلی — Accidentaly) یا اتفاقی طور پر (بائی چانس By chance) داخل ہو گئے ہیں۔ دیدہ انتخاب)

ایک وسیع اور کشادہ کمرہ (ہال سے چھوٹا) چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ سنجیدہ مزاج مدبر صورتیں اور شریف طبیعتوں کے لوگ بیٹھے ہیں بلباس اور ظاہر داری سے اطبا اور معالج معلوم ہوتے ہیں ان کے چہروں کی بے چینی اور گفتگو میں گرما گرمی ظاہر کرتی ہے کہ کسی اہم مسئلے پر بحث و تمحیص ہو رہی ہے۔ گفتگو کچھ اس انداز کی ہے کہ بیس سال قبل کا ماحول معلوم ہوتا ہے۔

"افضل صاحب! آپ میری بے عزتی کر رہے ہیں۔" افضل صاحب نے جواب دیا۔ "آپ کی اطبا میں عزت ہے کہاں۔ جس کے لئے آپ چیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ آپ کو بولنے کا حق ہی نہیں ہے۔ نہ آپ طبیب ہیں اور نہ ہی طبی سیاست سے واقف ہیں" دوسری آواز۔

"افضل صاحب! میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔"

"عتیقی صاحب! میرا مقصد آپ کی بے عزتی کرنا نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ طبیب نہیں ہیں اس لئے آپ کو اطبا کی مجلس میں بولنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔"

عتیقی صاحب: "میں حکیم واسطی صاحب کے ساتھ ہوں اور ان کی جماعت کا ممبر ہوں۔"

افضل صاحب: "حکیم واسطی صاحب خود لولے لنگڑے ہیں وہ آپ جیسے لوگوں کو کیوں پیش کر رہے ہیں جو طبیب نہیں ہیں۔ کیا ان کے ساتھیوں میں اور کوئی بولنے والا نہیں ہے۔"

عتیقی صاحب: "میں طبیب کیسے نہیں۔ میرا ایک ذاتی کتب خانہ ہے۔"

افضل صاحب: "یہ ہم بھی جانتے ہیں کہ آپ ایک عدد طبی کتب خانہ کے مالک ہیں جو آپ کے بھائی صاحب کے مرنے کے بعد آپ کی ملکیت میں آ گیا۔ میں یہ پوچھتا ہوں آپ نے طب کب پڑھی ہے، کس سے پڑھی ہے اور کون سی کتب پڑھی ہیں۔"

عتیقی صاحب: "آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن اپنے گریبان میں ڈال کر نہیں دیکھتے۔ اگر میں طبیب نہیں ہوں تو آپ کہاں کے طبیب ہیں۔ ساری عمر آپ کی دواخانے کی ملازمت کرتے گزر گئی ہے آپ نے باقاعدگی سے کس سے یہ فن سیکھا ہے۔ صرف بی اے ہونے کی وجہ سے ہی تو یہ جنرل سکرٹری شپ مل گئی ہے تاکہ قریشی صاحب کا پراپیگنڈا ہوتا رہے۔" ورنہ ان کی جماعت میں کوئی قابل طبیب نہیں ہے جو اس عہدے پر کام کر سکے۔

افضل صاحب: "میں آپ کی طرح اندھا نہیں ہوں۔" "میں نے کتب کا مطالعہ کیا ہے۔" (اندھا کہنے سے کچھ شور پیدا ہو گیا اور آوازیں

آنے لگیں۔ "ایسا کرنا مناسب نہیں۔"

جناب قریشی صاحب صدارت فرما رہے تھے۔ گاؤ تکیے سے ذرا ٹیک لگائے ہوئے کیونکہ ان کی طبیعت حسب معمول علیل تھی۔ یعنی نزلہ کا شدید دورہ پڑا ہوا تھا۔ مسکراتے ہوئے بولے۔ ان کا مسکرانا بڑا ذو معنی ہوتا ہے جس کا اصل مقصد اطباء میں جھگڑا اور احساس کمتری پیدا کرنا ہوتا ہے۔ فرمانے لگے۔

"آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں ایسے جھگڑوں میں بالکل شریک ہونا پسند نہیں کرتا ذاتی جھگڑوں سے مجھے نفرت ہوتی ہے۔ افضل صاحب آپ ذرا صبر سے کام لیں اور ان کی پوری بات تو سن لیں۔"

افضل صاحب: "جناب میں اسکی بات کیسے سن لوں ہم نے اس قدر محنت سے جماعت کی پوزیشن بنائی ہے دن رات امراء وافسران اور وزیروں کو مل کر ہلکان ہو گئے ہیں۔ امیروں اور نوابوں سے بھیک مانگ مانگ کر شرم سے ہماری آنکھیں نہیں اٹھتیں اور ایسے لوگ جو ساری عمر کانگرس سے مانگ کر پیٹ بھرتے رہے ہیں نہ طبیب اور نہ فن سے مناسبت ہے آپ ہمارے مقابلہ میں یوں باتیں کریں ہم حکیم نیر واسطی صاحب کو بھی جانتے ہیں۔ کل تک آپ کے دفتر میں منشی تھے اور آج آپ کے مقابلے میں جماعت میں پوزیشن طلب کر رہے ہیں۔" اس مقام پر پھر شور بلند ہو گیا اور پہلے سے بھی زیادہ شور ہو گیا۔ کسی کی بات سنائی نہ دیتی تھی جب کچھ شور کم ہوا تو افضل صاحب پنجابی میں بے نقط گالیاں دے رہے تھے۔

اس پر پھر ہنگامہ برپا ہو گیا اور پھر بڑی مشکل سے بیچ بچاؤ کر کے جلسہ ختم کر دیا گیا۔

اس میں حصہ لینے والوں میں جناب حکیم قریشی صاحب، حکیم نیر واسطی صاحب، حکیم شمس الحق صاحب، حکیم یوسف حسن صاحب، حکیم محمد افضل صاحب، شہزادہ غلام محمد مرحوم، حکیم سید فضل حسین مرحوم اور راقم الحروف کے علاوہ دیگر اطباء کے نام یاد نہیں رہے۔ یہ جلسہ فلیمنگ روڈ پر ہوا تھا۔ جس کا مقصد اطباء میں اتحاد پیدا کرنا تھا۔

پنجاب کی طبی سیاست کے ڈرامے کا ایک ایکٹ نمونے کے طور پر پیش کیا گیا۔ ایسے بے شمار نمونے ہیں جو ضرورت کے وقت پیش کئے جائیں گے یہاں پر یہ نمونہ پیش کرنے سے مقصد اندھی سیاست کا روشناس کرانا ہے اس لئے ڈرامے کا وہی حصہ پیش کیا گیا ہے جس وقت وہ طبی دنیا میں داخل ہوئے تاکہ طبی سیاست کو سمجھنے والے پس منظر کو ذہن نشین کر لیں اور ساتھ ہی ساتھ فرنگی شفاء الملک کی جماعت کے حقیقی اثرات اور ذہنیت بھی سامنے آجائے اس ڈرامے کے ڈراپ سین کی تفصیل یہ ہے۔

جناب حکیم عبدالمجید صاحب محقق فن طب اور اطباء کی بدقسمتی سے اندھے ہیں ورنہ وہ طبی سیاست میں پتہ نہیں کیا طوفان پیدا کر دیتے ہاں اگر اندھے نہ ہوتے تو شاید کانگرس کے محتاج خانے میں داخل نہ ہو سکتے اور ان کی یہ سیاسی تربیت نہ ہو پاتی۔ قریشی نیر کے دلوں میں ان کی یوں قدر نہ ہوتی کبھی حکیم قریشی صاحب کے ساتھی بن جاتے ہیں اور کبھی حکیم نیر صاحب کے ہاں بھاگ جاتے ہیں اور جب سے اتحاد الاطباء کی بنیاد پڑی ہے۔ دونوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ اسی طرح عزت کے ساتھ ساتھ دال روٹی چلتی ہے، بلکہ بلیک پیشی خوب چلتی ہے۔

اطباء تین قسم کے ہیں ا۔ حکیم ۲۔ خاندانی اطبا ۳۔ طفیلی اطباء۔

اول قسم کے حکیم وہ ہیں جنہوں نے باقاعدہ علم و فن طب کی تعلیم و تربیت پائی ہے اور صحیح معنوں میں حکیم (عقلمند) اور خادم فن ہیں۔ اہل علم اور صاحب فن شخصیتوں سے ہمیشہ علم و فن زندہ رہتا ہے اور نشو و ارتقا حاصل کرتا ہے اور انہی لوگوں سے قوم و ملک کی عزت قائم رہتی ہے۔ (۲) دوسرے خاندانی اطباء ہیں جن کے خاندان میں علم و فن طب تو ضرور تھا مگر انہوں نے بدقسمتی یا اتفاقاً وہ فن حاصل نہیں کیا لیکن خاندانی روایات کی مجبوریوں یا ضروریات زندگی کی مجبوریوں نے ان کو اطبا بنا دیا ہے۔ ایسے لوگ بے چارے علم و فن طب تو کچھ زیادہ نہیں جانتے البتہ بڑے طبیب بننے کی کوشش ضرور کرتے ہیں کیونکہ خاندانی احساس برتری کی وجہ سے خود احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ہر ممکن طریق سے فن دولت اور شہرت کو اکٹھا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے خاندانی اطباء چونکہ فنی تعلیم و تربیت سے محروم ہوتے ہیں اس لئے خاندانی مجربات کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے مجربات اکٹھے کرتے ہیں اور ان ہی سے علاج کرتے ہیں جب ان سے بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے تو فرنگی طب (ڈاکٹری) اور ہومیوپیتھی کے مجربات کو اپنے طریق علاج میں شامل کر لیتے ہیں۔ لیکن نہیں سیکھتے تو فن کے قانون اور اصول نہیں سیکھتے۔ جب ان کا اس طرح بھی کام نہیں چلتا تو وہ مجربات فروش بن جاتے ہیں۔ البتہ اس طرح ان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور وہ دولت و شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔

باقی صفحہ ۱۲ پر

اشارات

قابل توجہ گورنر مغربی پاکستان

طب یونانی کا مقام تمام دنیا کے طریقہائے علاج سے اعلیٰ و ارفع ہے

یہ ایک فیشن ہوگیا ہے کہ طب یونانی کے ساتھ ہمدردی کی جائے اور اس کو ترقی اور تحقیق کا مشورہ دیا جائے۔ ایسے بیانات ایک طرف تو طب یونانی کے لئے سم قاتل اور اطباء میں احساس کمتری پیدا کرتے ہیں اور دوسری طرف بیان دینے والوں کی طب یونانی اور فرنگی طب (ڈاکٹری) خصوصاً فن علاج سے عدم واقفیت کا پتہ چلتا ہے۔

پاکستان ٹائمز مورخہ ۳۰ اپریل کی ایک خبر ہے:۔

"صوبائی گورنر عزت مآب ملک امیر محمد خاں نے اطباء کو مشورہ دیا کہ وہ انسانیت کی خدمات کے لئے اپنے کو وقف کردیں اور یونانی طریق علاج کی مزید ترقی کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔" ایک پیغام میں جو انہوں نے آل پاکستان یونانی طب کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں جو آج کل لاہور میں ہوا فرمایا۔ "یونانی طب نے ہماری سوسائٹی میں ایک امتیازی کردار ادا کیا ہے۔ تقریباً تمام دیہاتی علاقوں اور شہروں میں بھی بہت سے لوگ حکماء سے علاج کرواتے ہیں" انہوں نے فرمایا کہ جہاں تک اس کے موثر ہونے کا تعلق ہے وہ تمام طریقہائے علاج میں دوسرے درجے پر ہے۔

جناب گورنر صاحب نے طب یونانی کی معقول تعلیم اور ڈاکٹروں کی طرح ایک ایسا معیار قابلیت قائم کئے جانے کی تاکید فرمائی ہے۔ جس کے بعد حکماء کو علاج کرنے کے لئے مطب کی اجازت ہونی چاہئے۔

عزت مآب گورنر صاحب نے جو بیان طب یونانی کے لئے دیا ہے اس سے طب یونانی کو کیا فائدہ پہنچا ہے اس طرح کے بے شمار بیانات گذشتہ پچاس سال میں دئیے جاچکے ہیں۔ اول تو زبانی ہمدردی کا کچھ فائدہ نہیں ہے دوسرے جہاں تک اس کے عملی پہلو کا تعلق ہے اسکی طرف نہ کبھی موثر قدم اٹھایا گیا اور نہ ہی اسکی ترقی کے لئے کوئی صحیح راہ متعین کی گئی ہے۔ اگر کسی نے طب یونانی کی کمی یا کمزوریوں کا ذکر کیا ہے تو یہ کہہ کر داد تحسین حاصل کی ہے کہ اس میں فرنگی طب (ڈاکٹری) کی خوبیاں نہیں ہیں۔ اور جب تک اس میں وہ خوبیاں پیدا نہ ہوں زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتی۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ کہنے والے یہ خیال نہیں کرتے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ صحیح بھی ہے یا وہ ان کی عدم واقفیت پر دلالت کرے گا۔ طب یونانی میں فرنگی طب ڈاکٹری کی خوبیاں کیسے پیدا ہوسکتی ہیں جبکہ اول تو جن باتوں کو خوبیاں کہا جا رہا ہے وہ اصل برائیاں ہیں۔ جیسے فرنگی تہذیب عریانی اور مذہب ہماری نگاہ میں بدتمیزی، بداخلاقی اور کفر ہیں۔ ایک اسلامی ملک اپنے اندر کیسے پیدا کر سکتا ہے دوسرے طب یونانی کے اصولوں کے مطابق فرنگی طب (ڈاکٹری) بالکل غلط طریق علاج ہے جس کا کوئی بنیادی اصول نہیں ہے۔ پھر دو متقابل اور مخالف اصول کبھی صحیح نہیں ہو سکتے۔ تیسرے جس طریق علاج کی سرپرستی خود حکومت کرے تو یہ اسکی خوبی نہیں بلکہ خوبصورتی ہے جو خود بخود دکھائی دیگی۔ اگر خوبصورتی اور نظم ہی کامیابی ہے تو یہ فقط حکومت کی سرپرستی ہے۔ طب یونانی میں بھی یہ خوبصورتی اور نظم پیدا ہو سکتا ہے اگر خوبی کا مقصد یہ ہو کہ وہ زمانے کا ساتھ دے سکے تو کتنی حیرت کا مقام ہے کہ طب یونانی ہزاروں سالوں سے چلی آرہی ہے اور ہر زمانے کا ساتھ دے رہی ہے اور اس کے اصول اور قوانین آج تک نہیں بدلے جبکہ فرنگی طب میں دس بیس سالوں کے بعد اصول اور قانون بدل جاتے ہیں۔ اگر غلط شے کے بدلنے کا نام زمانے کا ساتھ دینا ہے تو پھر جاننا چاہئے کہ فرنگی طب غلط ہے۔ اور طب یونانی بالکل درست بنیادوں پر صحیح ہے جن کو ہم عقلی اور فطری اور قدرتی بنیادیں کہتے ہیں جو قانون (LAW) کہلاتے ہیں۔

عزت مآب گورنر صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ یونانی طریق علاج کی مزید ترقی کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔ اگر عزت مآب مزید ترقی کا کوئی نمونہ پیش کر دیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر جناب کا مقصد علم و فن طب میں تجدید کرنا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ملک میں جو جدید طبی لٹریچر شائع ہوا ہے یا جدید طبی

تحریک شروع ہوئی ہے ان کا مطالعہ نہیں فرمایا۔ اور اگر جناب کا مقصد فرنگی طب سے استفادہ حاصل کرنا ہے تو یہ پیوند طب یونانی میں عرصہ پچاس سال سے لگ چکا ہے۔ جو اپنی جگہ مضحکہ خیز بھی ہے اور نقصان رساں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب یونانی کو حکومت اور عوام میں وہ مقام نصیب نہیں ہوا جس کی وہ مستحق تھی۔ یعنی جس کسی نے جراثیمی امراض کا علاج کرانا ہو یا فرنگی ادویات استعمال کرنی ہوں وہ حکیموں اور ویدوں کے پاس کیوں جائیں۔ فرنگی ڈاکٹروں کے پاس کیوں نہ جائیں۔ جنہیں اُن کی ایک خاص معیار کی تعلیم حاصل کی ہے۔ حکیموں اور ویدوں کے پاس فرنگی تحقیقات کا علم اس وقت پہنچتا ہے جب وہ خود اس کو غلط قرار دے دیتے ہیں ایسے علم سے طب یونانی اور آیورویدک کی کیا مزید ترقی ہو سکتی ہے۔ نقصان کا ہونے کی یقینی صورت یہ ہے کہ فرنگی ڈاکٹر اپنی ادویات کو غلط استعمال کرکے نقصان اٹھاتے ہیں تو پھر ان کے مقابلے میں فرنگی حکیم اور فرنگی وید کس قدر شدید نقصانات کا باعث ہو سکتے ہیں۔

ذرا فرنگی طبی کالجوں کی حالت پر غور کریں ایک طرف یونانی پروفیسر تعلیم دیتا ہے کہ امراض و علامات کیفیات و مزاج اور اخلاط کی کمی بیشی سے پیدا ہوتی ہیں اور علاج بھی ان میں اعتدال پیدا کرتا ہے۔ لیکن جب فرنگی پروفیسر جرمز تھیوری پر لیکچر دیتا ہے تو نہ صرف طب یونانی کے بنیادی اصولوں کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ خوردبین کے نیچے مختلف امراض و علامات کے جراثیم دکھا بھی دیتا ہے اور ساتھ ہی تاکید کرتا ہے کہ جب تک یہ جراثیم فنا نہ کر دیئے جائیں امراض علامات رفع نہیں ہو سکتے۔ پھر نتیجہ ظاہر ہے کہ طالب علموں کا طب یونانی پر کیا یقین ہوگا جب اُن کو بیان کیا جاتا ہے کہ وہ دقیانوسی علاج ہے تو یقینی امر ہے کہ اُن کو طب یونانی سے نفرت ہو جائے گی اس لئے وہ ڈاکٹر بننے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اس کا رد عمل شروع ہے وہاں پر وزراء اور حکام شب و روز اس حقیقت پر زور دے رہے ہیں کہ حکیموں اور ویدوں کو ڈاکٹر نہیں بننا چاہیئے۔ اُن کو خالص اپنے اصول اور ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔ لیکن فرنگی طبی تعلیم کے بعد ایسا ہونا بالکل ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ ان کالجوں نے گزشتہ پچاس سالوں میں کوئی محقق اور مجتہد قابل فن پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ ان کالجوں کے پروفیسر اور استادوں کی نہ تو قابلیت اور قوت شفا بھی قابل ذکر نہیں ہے

پھر بھلا مزید ترقی کیسے ہو سکتی ہے۔

عزت مآب گورنر صاحب نے طب یونانی کے امتیازی کردار کا ذکر کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سامنے طب یونانی کو صحیح طور پر پیش نہیں کیا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کے دیہاتوں اور شہروں میں ۹۰ فیصدی طب یونانی ہی عوام و خواص کے درد کی درماں اور ان کے امراض کا مداوا ہے اس لئے اس کو تمام طریقہائے علاج میں دوسرے درجہ پر کہنا اس پر ظلم کے مترادف ہے اگر آپ کے سامنے فرنگی طب کی روز بروز کی تحقیقات اور ترقیاں ہوں تو میں [illegible] سے کہتا ہوں کہ وہ سراپا غلط ہیں۔ جس کے اصول و قوانین ہی غلط ہوں اس کے فروعی طریقے کیسے درست ہو سکتے ہیں اگر تسلی کرنی ہو تو تحریک تجدید طب پاکستان کا لٹریچر منگوا کر مطالعہ فرمائیں۔ یا اعداد و شمار منگوالیں۔ جس طبی کانفرنس کے لئے آپ نے اپنا پیغام دیا ہے یہ پاکستان میں طب یونانی کے نہ صحیح معمار ہیں نہ ہی حقیقی نمائندے یہ تو طبی تاجر اور خود غرضوں کی جماعت ہے۔ ان لوگوں نے حکام اور وزراء کی خوشامد کرکے اپنے ذاتی مفاد کے لئے ان کے گرد ایک حلقہ قائم کر دیا ہے دوسری طرف عوام اطباء کو رجسٹریشن کے نام پر خوف دلا کر پیسہ اکٹھا کر لیا ہے اس طرح حکومت اور عوام دونوں سے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ہم صحیح معنوں میں فن کے خادم ہیں نہ ہمیں لالچ ہے اور نہ ہی ہم کسی کی خوشامد کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نے کبھی کسی حاکم یا وزیر کے ملنے کی کوشش نہیں کی ہے اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں۔ البتہ ہمیں یقین ہے کہ جب ہماری تجدید طب ملک میں پھیل جائے گی اور فرنگی طریق علاج ختم ہو جائے گا پھر حکومت جو عوام کی ہے اس کو خود بخود تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن بہت قریب آ رہے ہیں۔ یہ ذہن نشین فرمالیں کہ یہ پاکستان طبی کانفرنس وہی پرانا طبی گروہ ہے جس کے متعلق ہم نے پاکستان اسمبلی میں عزت مآب لفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی کے سامنے کہا تھا "یہ دھوکا بازوں، بددیانتوں اور بلیک میلنگ کرنے والوں کی جماعت ہے۔ نام بدل جانے سے کردار نہیں بدل جاتے۔ جو بدنامی آیورویدک اور یونانی طبی کانفرنس کے نام لکھی جا چکی ہے وہ اتحاد الاطباء، طبی لیگ اور پاکستان طبی کانفرنس کے پردوں میں نہیں چھپ سکتی۔ یہی وہ گروہ ہے جو سابق انڈین سیاست اور جھگڑوں کی بنیاد بن کر گزشتہ تیس سال سے اطباء و حکماء طب یونانی اور ملک و قوم کے وقار اور دولت سے کھیلتا رہا ہے اور طب یونانی کو تباہی و بربادی کے مقام تک پہنچا دیا ہے جہاں تک کہ کانفرنس کا تعلق

علم الامراض — امراض کے متعلق وہ تحقیقات جس کے علم سے یورپ امریکہ اور روس وچین تاحال بے خبر ہیں۔! — مسلسل

امراض کی ماہیت، نام، تقسیم و اسباب اور علامات بانظریہ مفرد اعضاء

از حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

تحقیقات سوزش (التہاب، اریٹیشن)

علامات سوزش۔ سرخی و حرارت کے تحت جو بحث بیان کی جا رہی ہے کہ ادنیٰ حیوانات کے اعضاء کے کٹ جانے پر یا کاٹ دینے پر ان کے کٹے ہوئے حصے دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے مقابلے اعلیٰ حیوانات میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔

فرنگی سائنس کی غلط فہمی۔ اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہر حیوان کیا بلکہ نباتات اور جمادات میں بھی یہی صورت قائم ہے کہ ان کا تعلق اگر مرکز یا اصل سے قائم نہ رہے تو نشوو ارتقا ختم ہو جاتا ہے اور اگر جسم میں کوئی خرابی یا نقصان واقع ہو جائے تو مرکز اور اصل کے تعلق سے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ادنیٰ طبقہ کے کیا اعلیٰ طبقہ کے حیوانات بلکہ انسانوں کے جسم پر اگر گہرا بھی زخم ہو جائے تو رفتہ رفتہ بالکل بھر جاتا ہے۔ درختوں کی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ وہ پھر پیدا ہو جاتی ہیں، پہاڑوں کو توڑ دیا جاتا ہے ان کے اندر کی جمادات نکال لی جاتی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پھر وہاں پر بہت کچھ جمع ہو جاتا ہے۔ یہاں پر ادنیٰ اور اعلیٰ حیوانات کا کچھ تصور نہیں ہے۔

زندگی اور نشوو ارتقا کا دار و مدار پانی پر ہے۔ حقیقت ہے کہ زندگی اور نشوو ارتقا کا دار و مدار پانی پر ہے اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں بھی یہی فرماتے ہیں۔ اس اصول کے تحت جو جاندار پانی یا کیچڑ میں رہتے ہیں ان میں نشوو ارتقا جلد واقع ہوتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں جو حیوانات خشکی پر واقع ہیں ان کی نشوو ارتقا دیر سے واقع ہوتی ہے یہی چیز نباتات میں بھی پائی جاتی ہے اور یہی صورت پہاڑ و دریا قائم ہے۔

جاننا چاہیے کہ حیوانات کی دو بڑی اقسام ہیں (اول) پانی کے حیوانات جیسے ڈیبا، مچھلی اور کیچوا وغیرہ (دوسرے) خشکی کے جانور، گائے بکری اور گھوڑا، بندر وغیرہ ہیں۔ اول الذکر حیوانات میں جو نشوو ارتقا جلد ہوتا ہے اس کی وجہ ریڑھ کی ہڈی کے تحت تقاضات کا ہونا اور نہ ہونا نہیں ہے بلکہ پانی اور رطوبات کی زیادتی ہے۔ کیونکہ یہ حیوانات پانی میں زندگی بسر کرتے ہیں یا پانی کے قریب رہتے ہیں ان کے اعصاب انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔

نشوو ارتقا، زندگی اور اعصاب۔ جاننا چاہیے کہ نشوو ارتقا اور زندگی اعصاب کی تیزی پر قائم ہے، اور اعصاب کی تیزی پانی کی غذائیت پر منحصر ہے۔ یہ مزمن اور پیچیدہ امراض جیسے دق و سل (ٹی بی)، سرطان (کینسر)، مرگی (ایپی لیپسی)، کوڑھ (لپ روزی) وغیرہ میں اعصاب کے افعال ناکارہ ہو جاتے ہیں اور ایسے امراض میں اعصاب کے افعال درست ہو جائیں تو وہ بہت جلد رفع ہو جائیں۔ علاوہ شباب میں بھی اعصاب میں تیزی پیدا کرنے سے بہت حد تک کامیاب ہو سکتی ہے۔ یہ ہماری تحقیقات ہیں۔ جن سے نہ فرنگی طب واقف ہے اور نہ ہی فرنگی سائنس کو اس کا علم ہے۔ یہ اب اہل حق کا فرض ہے کہ اس کو ہر اہل علم اور صاحب فن تک پہنچائیں۔

رطوبات:۔ حالت صحت میں طبعی طور پر جسم انسان کے اندرونی اور بیرونی اعضاء پر رطوبات کا ترشح ہوتا رہتا ہے جس سے جسم اور اعضاء نرم رہتے ہیں۔ یہ رطوبات قدرتی طور پر جو بدن پر ترشح پاتی ہیں، ان کو طبی اصطلاح میں رطوبات طلیہ (شبنم) اور انگریزی میں سکریشن کہتے ہیں۔ یہ رطوبات صحت کی حالت میں اعتدال کے ساتھ اس قدر ترشح ہوتا ہے جس سے ایک طرف جسم کی غذا بنتا ہے اور دوسرے اس سے جسم اور اعضاء میں خشکی رفع ہوتی رہتی ہے

تاکہ وزن میں سوزش پیدا نہ ہو۔ مثلاً ناک کان اور آنکھ و منہ میں اسکی وجہ سے خشکی نہیں ہوتی۔ اسی طرح حلق و حنجرہ اور غذا کی نالی بھی اسی سے تر رہتی ہے ان کے علاوہ بیرونی جلد اور اندرونی مجاری اور جوڑوں میں خشکی وغیرہ پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ پیشاب کی نالی و مقعد اور رحم میں بھی یہی رطوبت بوقت ضرورت اعتدال کے ساتھ تراوت رکھتی ہے۔ لیکن جب کسی حصہ جسم یا مجریٰ میں سوزش پیدا ہوتی ہے تو اس کو رفع کرنے کے لئے رد عمل کے طور پر یہ رطوبت اعتدال سے زیادہ گرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ رطوبات کا زیادہ گرنا جسم کی ایک بڑی علامت ہے مختلف مقام کی وجہ سے اس کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً اگر یہ رطوبت ناک سے گرے تو زکام حلق سے گرے تو نزلہ کہتے ہیں۔ نزلہ کے معنی گرنا ہے۔ اگر نزلہ کو زیادہ وسعت دے دیں تو ناک کان اور آنکھ و منہ کی رطوبات کی زیادتی بھی نزلہ میں شمار ہو سکتی ہے۔ اسی طرح زیادتی پیشاب، اسہال اور پسینہ بھی نزلہ کی صورتیں ہیں۔ اگر مردانہ اور زنانہ عضو کی امراض و علامات جریان اور سیلان کو سامنے رکھا جائے تو یہ بھی نزلہ ہی کی مختلف شکلیں ہیں جو جسم انسان سے باہر کی طرف گرتی ہیں۔

اسی طرح جسم انسان کے اندر گرنے والی رطوبات بھی کئی امراض و علامات بن کر سامنے آ جاتی ہیں۔ یہ سب اندرونی اعضا کی سوزش کے نتیجے ہیں مثلاً ماء فی الدماغ، نزول الماء، ماء فی الصدر، استسقاء، قیلۃ الماء وغیرہ یہ سب اندرونی سوزش اور رطوبات کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بذات خود امراض نہیں ہیں۔ بلکہ بعض امراض کی علامات ہیں۔ ان کا علاج ان اعضا کی سوزش کا رفع کرنا ہے۔ فرنگی طب ان سب کو جدا جدا امراض سمجھتی ہے اور ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ علاج تجویز کرتی ہے جس کا نتیجہ امراض کا غلط سمجھنا اور اس کا غلط علاج ہوتا ہے۔

رطوبت کی حقیقت — یہ رطوبت جسم انسانی کے اعضا پر ترشح پاتی ہے۔ یا باہر کی طرف خارج ہوتی ہے۔ یہ خون سے جدا ہو کر اخراج پاتی ہے۔ جب جسم پر شبنم کی طرح گرتی ہے تو اس کو رطوبت طلبیہ اور رطوبت ... بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس رطوبت کو پلازمہ (خون کا ابی رقیق حصہ) کہتے ہیں۔ یہ رطوبت عروق شعریہ کی دیواروں سے تراوش پاتی ہے۔ تراوش یافتہ آب خون کو لطف بھی کہتے ہیں۔

پلازمہ کا نام لمف غلط ہے — فرنگی طب اس پلازمہ کو جو جسم انسان کے اعضا پر ترشح پاتا ہے، لمف کا نام دیتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ پلازمہ خون کی ایک ایسی مائیت رقیق آب ہے۔ جس میں خون کے قریباً تمام اجزاء معد سرخی انتہائی باریک ذرات خون اور گازین رنگیں، شامل ہوتی ہیں۔ اس مائیت میں جسم انسان کے لئے حرارت اور غذائیت ہوتی ہے یہ جسم میں جہاں اس کا بدل ما یتحلل بنتی ہے وہاں اسکی سوزش بھی رفع کرتی ہے اور بے شمار امراض کو رفع کرتی ہے۔ لیکن لمف، اس رطوبت کا نام ہے جو تغذیہ و تسنیم اور عضو کی تحلیل سے بچ جاتی ہے اور اس میں حرارت نام کو نہیں رہتی اور کیمیاوی طور پر پلازمہ میں تیزابیت ہوتی ہے اور لمف، میں کھاری پن غالب ہوتا ہے اس لئے اس کو لمف کے بجائے صرف سیلریشن کہنا چاہئیے۔ اس کا نام "لمف" اس لئے رکھا گیا ہے کہ جب یہ جسم کی ضروریات سے بچ جاتی ہے تو اس کو لمفیٹک گلینڈز (غدد جاذبہ) جذب کر کے پھر درستی کیلئے خون میں ملا دیتے ہیں اس لئے جاننا چاہئے کہ پلازمہ (رطوبت طلبیہ) اور لمف (رطوبت جاذبیہ) دونوں مختلف چیزیں ہیں۔

رطوبت کے متعلق فرنگی طب کی ایک بڑی غلطی — فرنگی طب اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ہر عضو کی سوزش میں ایک ہی قسم کی رطوبت کا اخراج ایکزیوڈیشن ہوتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے ہر عضو کی سوزش میں جو رطوبات خارج پاتی ہیں۔ ان کی کیمیاوی نوعیت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ مثلاً اعصاب کی سوزش میں جو رطوبات اخراج پاتی ہیں۔ ان میں مائیت اور کھاری پن زیادہ ہوتا ہے جیسے زکام میں ہم دیکھتے ہیں۔ جو سوزش کسی غدود میں ہوتی ہے اس میں ہر غدود کا اپنا کیمیاوی تغیر شامل ہوتا ہے۔ البتہ اس میں نمکین مادے اور لحمی مادے نہیں ہوتے بلکہ سیرم کی زیادتی ہوتی ہے جیسے سوزش جگر، نزلہ اور غشائے مخاطی میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اسی طرح جو سوزش کسی عضلہ میں ہوتی ہے اسکی رطوبت میں لحمی اجزاء اور تیزابی مادے زیادہ ہوتے ہیں جیسے سوزش معدہ اور خارش میں ظاہر ہیں۔ اس ہر عضو کی سوزش میں علاج کے دوران میں ان امور کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئیے۔ باوجودیکہ فرنگی طب عصا اور سائنس کے پاس خوردبین اور نازک آلات ہیں لیکن پھر اسکی یہ غیر معمولی غلطیاں قابل غور ہیں اسکی وجہ ان کے طریق علاج کی بنیاد ہی غلط اصول ہیں۔

(باقی آئندہ)

ریویو کتب و رسائل

صحیح اور صالح نقد و نظر علم و فن کی ترقی ہے

تنقید و تبصرہ

نام کتاب :۔ ۔ ۔ ۔ مرقع جواہرات حصہ دوم
حجم :۔ $\frac{20 \times 30}{16}$ کے ۱۴۴ صفحات
لکھائی چھپائی :۔ بہت عمدہ
کاغذ :۔ اخباری
ٹائیٹل :۔ رنگین ۔ منقش ۔ دیدہ زیب
قیمت :۔ تین روپے
مرتبہ :۔ جناب حکیم قمر الدین صاحب حکیم حاذق
ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ قمر الصحت کامونکی ضلع گوجرانوالہ

جناب حکیم قمر الدین صاحب حکیم حاذق نوجوان اطباء میں قابل قدر اور صد ستائش ہیں کہ وہ نو عمری ہی سے فن کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صالح اور صحیح قسم کا ذہن دیا ہے جو حق پسند بھی ہے اور جس میں غور و فکر کا ملکہ بھی ہے اور بڑی خوشی اس امر سے ہے کہ ان کو اندھی تقلید سے نفرت ہے خواہ طب کی خدمت کے مدنظر وہ اپنی طاقت کے مطابق بہترین مجربات پیش کرنے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں ان کا پیش کردہ تازہ مجموعہ مرقع جواہرات ہمارے سامنے ہے اس سے قبل وہ کئی مجموعے پیش کر چکے ہیں اس مجموعہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انھوں نے فن طب کو ترقی دینے کے لئے حکماء اور اطباء کے ذاتی تجربات اور ان کی تحقیقات کو یکجا کرنے کی قابل ستائش سعی کی ہے ،

کتاب کا دیباچہ جناب حکیم محمد علی صاحب امرتسری کا لکھا ہوا ہے چونکہ وہ جناب حکیم قمر الدین صاحب کے استاذ ہیں اس لئے شاید رسم کے طور پر لکھوا لیا گیا ہے (ورنہ اس کا اس کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے) کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے شاگرد کے محاسن اور کتاب کی خوبیوں پر روشنی ڈالتے ۔ بہرحال اگر جناب حکیم صاحب موصوف نے طبی سیاست پر روشنی ڈالی تھی ۔ تو اس کے تمام گوشوں کو نگاہ میں رکھنا تھا صرف اپنا ذکر خیر کچھ اچھا نہیں لگتا ۔ اور ساتھ ہی انھوں نے طبی رجسٹریشن کے ختم ہونے پر بے حد افسوس کا اظہار کیا ہے گویا زندگی بھر کی ان کی ایک امید ختم ہو گئی ۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ماہنامہ قمر الصحت نے ان کی کمی کو اپنے مارچ کے شمارہ میں پورا کیا ہے ۔ جس میں موجودہ طبی قیادت کو سمجھانے کے لئے مشورہ دیا گیا ہے کہ اس وقت تک اتحاد الاطباء ممکن نہیں ہے جب تک دیگر قائدین فن کی تشفی و تسلی نہ کر دی جائے ۔

جناب حکیم محمد علی صاحب امرتسری کا ایک اور مضمون شریک کتاب ہے جس کا عنوان ہے " علاج کا صحیح راستہ " جس میں تدبیر استعمال دوا اور نسخہ نویسی پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ابتدا میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طب یونانی کے اسرار و رموز اور حقائق بیان کریں گے ۔ لیکن جب طب یونانی کا طریق کار بیان کیا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فن سے ناواقف طب یونانی کی تذلیل کر رہا ہے ۔ انھوں نے یہ لکھ کر اپنی استادی شان کو بہت نقصان پہنچایا ہے ۔ لکھتے ہیں ۔

" اطباء نے علاج بالمفردات کے اصول پر زور دیا ہے اور رفع مرض میں صرف ایک دوا سے فائدہ حاصل کرنے کو ترجیح دی ہے ۔ اگر ایک دوا سے کام نہ چلے تو ترکیب ادویات میں کئی باتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے ۔ (۱) یہاں تک تو یونانی طب کے اصول کو درست لکھا ہے ۔ آگے لکھتے ہیں) مثلاً نزلہ کے لئے بنفشہ تجویز ہوا ۔ اب اس کے اثر کو قوی کرنے کے لئے گاؤ زبان شامل کر لیا ۔ چونکہ یہ لیسدار چیزیں ہیں جن میں معدہ پر ثقل کا اندیشہ تھا ۔ اس میں بادیان کا اضافہ کر دیا اگر بخار ہو تو بیخ کاسنی جگر کی اصلاح کے خیال سے مویز منقہ کا اضافہ ہو گیا ۔ بیمارا

مجموعہ پیٹ کے خلل کے نام سے موسوم ہوا۔ اب اس کو خوش مزہ بنانے
کے لئے نبات سفید ڈال دی گئی۔ طب یونانی کی تباہی اس نسخہ نویسی
ایسے لوگوں کے ہاتھ سے ہوئی ہے جن کو فن کی خدمت کی بجائے رجسٹرڈ
ہونے کا زیادہ شوق رہا ہے۔ ہماری جناب حکیم محمد علی صاحب سے کوئی
مخالفت نہیں ہے اور نہ ہی ان سے کبھی ملنے کا اتفاق ہوا ہے یہ صرف اس لئے
لکھا جا رہا ہے کہ وہ استاد کہلاتے ہیں اور فنِ طب کی تحصیل ابھی منظور
نہیں ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ نزلہ کے لئے بنفشہ کیوں تجویز
کیا جائے نزلہ کوئی مرض نہیں ہے ایک علامت ہے اس کو ہم مرض ہی تسلیم
کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کے مزاج کا کیا تعین کیا گیا ہے پھر اس کے کئی اسباب
ہیں خصوصاً کسی عضو کے ساتھ شرکت ہے۔ یہ بھی ہم تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ
بنفشہ یونہی فرض کر لیا تھا۔ لیکن پھر اس میں گاؤزبان کا اضافہ اس کے اثرات
کو قوی کرنے کے لئے کیسے کر لیا گیا۔ جبکہ مزاج اور اثرات کے لحاظ
سے ایک دوسرے سے متضاد بلکہ مخالف ہیں اور سب سے بڑی بات یہ
ہے کہ بنفشہ مضعفِ قلب اور گاؤزبان مفرحِ قلب ہے۔ طب یونانی میں
لیسدار ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتی بلکہ مزاج اور کیفیات کو اہمیت
حاصل ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں ہوا بنفشہ اور گاؤزبان کی لیس کو ختم
کرنے کے لئے بادیان کا اضافہ کر دیا گیا۔ (سبحان اللہ تعالیٰ) گویا بادیان
کی صفات خود مرض اور علاج میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر ہاضم ہونا
ہی اہمیت تسلیم کر لیں تو پھر بادیان کیوں لازمی ہے۔ بیسیوں اور ادویات
بھی ہیں جو ہاضمہ کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں آخر ادویات کے
انتخاب میں کوئی معیار بھی ہونا چاہئے۔ جب دلیل نہ ہو اس وقت
تک حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

نسخہ نویسی میں سب سے بڑی غلطی یہی کی جاتی ہے کہ اس میں ہاضم
ادویات کا اضافہ کیا جاتا ہے اور ہاضم ادویات صرف چٹپٹی ادویات کو
سمجھا جائے جاننا چاہئے کہ حسب مزاج اور کیفیات کے مطابق ادویات
تجویز کی جاتی ہیں اس وقت وہ جسم کے لئے سب ہاضم ہوتی ہیں۔ ایسی ہی
غلطیاں کرتے چلے گئے یعنی بخار کے لئے بیج کاسنی اور جگر کی اصلاح
کے لئے مویز منقہ تجویز کر دیا گیا ہے۔ جاننا چاہئے۔ بخار سردی کے بھی ہوتے
ہیں اور گرمی کے بھی ہوتے ہیں اسی طرح بخاروں میں تری اور خشکی
دونوں صورتیں ہوتی ہیں ہر چار دن بلکہ مرکب امزجہ میں خاص طور پر
غیر طبعی امزجہ میں جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے صرف بیج کاسنی
کیسے مفید ہو سکتے ہیں۔ جگر کی اصلاح میں مویز منقہ کا استعمال تو حیرت
میں ڈال دیا ہے۔ اول اس وجہ سے کہ جب تک جگر کے افراط و تفریط
کا علم نہ ہو تو کوئی دوا کیسے تجویز کی جا سکتی ہے۔ ذرا غور کریں کاسنی
جس کا مزاج بے حد سرد ہے بعد مویز منقہ جو کہ بے حد گرم دینا کیسے جائز
ہے۔ کیا دونوں صورتوں میں بھی کاسنی کھا سکتے ہیں اور مویز منقہ ترش ہے
یہ سارا مجموعہ تو خلل پیٹ کے نام سے موسوم ہو گیا۔ اب اس کو خوش
مزہ بنانے کے لئے نبات بھی ملا دی گئی۔ جناب حکیم صاحب شاید آپ
کو علم نہیں ہے کہ جن امراض میں جو دوا اپنی کیفیات اور مزاج کے
مطابق ہو وہ ہاضم ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر دافع امراض کے لئے مفید ہے
خوش مزہ ہونا نہ صرف غیر ضروری ہے بلکہ نقصان دہ ہے۔ جاننا چاہئے
کہ شیرینی گرم تر ہے اور محرک اعصاب اور مولد بلغم ہے۔ اب اگر غور کریں
کہ اس نسخہ میں جس قدر ادویات استعمال کی گئی ہیں ان کو اگر [illegible]
ہی تقسیم کر کے دیکھ لیں۔ کیا آپ کی تجویز صحیح ہے۔ ہرگز نہیں کوئی بھی [illegible]
اس کو صحیح نہیں کہہ سکتا جب کہ آگے چل کر آپ خود لکھتے ہیں۔
" بہرحال جب ایک سے اوپر ادویات کا سلسلہ شروع ہو گا کہ [illegible]
نہ کوئی اہم مقصد مد نظر رکھ کر اضافہ ہوا۔ یہ نہیں کہ اندھا دھند نسخہ مرکب
کیا گیا اور کوئی اصول مد نظر نہ ہوا۔ ہاں اگر بہت سی امراض یک وقت
جمع ہو جائیں تو ان سب کی رعایت کو مد نظر رکھ کر ادویات کو مرکب کیا جاتا
ہے اب جناب خود ہی غور فرما لیں کہ آپ نے کس اہم مقصد کے لئے یہ [illegible]
کچھ تجویز فرمایا ہے۔ کیا " یہ اندھا دھند نسخہ نویسی نہیں ہے۔ یہاں [illegible]
بڑی غلطی فرمائی ہے کہ اگر بہت سی امراض یک وقت جمع ہو جائیں تو ان
سب کی رعایات کو مد نظر رکھ کر ادویات کو مرکب کیا جاتا ہے جاننا چاہئے

باقی صفحہ ۱۵ پر

حقیقت الاشیاء — تحقیق و تدقیق اور ریسرچ صرف یورپ، امریکہ اور روس و چین کا ہی حق نہیں ہے — مسلسل

تحقیقاتِ علم الادویہ

(از حکیم انقلاب ڈاکٹر صابر ملتانی)

احساس و ادراک اور قیاس کی بالفعل تشریح

روحِ انسانی — روح کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو ہم آنکھوں سے دیکھ اور ہاتھوں سے چھو سکیں یا اس کو کسی دیگر حس سے معلوم کر سکیں بلکہ جس طرح آفتاب غیر منتسب کو ان کی روشنی سے پہچانا جاتا ہے یا دھوئیں کو دیکھ کر جان لیا جاتا ہے کہ وہاں آگ روشن ہے یا پرندوں کو اڑتے دیکھ کر اندازہ لگا لیا جاتا ہے کہ اس جگہ پانی ضرور ہوگا۔ اسی طرح روح کا علم بھی اس کے مظاہر اور آثار کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

جب انسانی روح ادراک اور نطق سے کام لیتی ہے تو اس کو نفسِ ناطقہ کہتے ہیں اور جب تزکیہ و اصلاحِ نفس جسم کی طرف راغب ہوتی ہے تو اس کو قوتِ مدبرہ کہتے ہیں اور اپنے کمال و ارتقاء کی طرف رجوع کرتی ہے تو اس کو جوہرِ مجرد کہتے ہیں جس کا تعلق روحِ کل سے ہوتا ہے جس کو فلاسفہ عقلِ فعال بھی کہتے ہیں جب کمال ارتقاء حاصل ہوتا ہے تو یہ مقام خلافت الٰہیہ کا ہے جہاں انسان کا مرتبہ ملائکہ سے بھی افضل ہوتا ہے یہ مقام احسن التقویم ہے اور اس طرف توجہ نہیں ہے تو پھر مقام اسفل السافلین ہے۔ یہی روح امرِ ربی ہے جس کا ذکر ہم نے تحقیقات اعادہ شباب میں کیا ہے اسی کو ہم نسمہ روح بھی کہتے ہیں۔ اس روح کی تشریح اور تفصیل طوالت کی وجہ سے چھوڑ دی گئی ہے۔

روحِ طبعی — علم و فنِ طب میں جس روح سے بحث کی جاتی ہے اس کو طبعی روح کہتے ہیں۔ طب میں روح ان لطیف بخارات کو کہتے ہیں جو اخلاط کے لطیف حصہ سے پیدا ہوں اور اعضاء اخلاط کے کثیف حصہ سے بنتے ہیں۔ طبعی روح کا علم بھی اس کے مظاہر اور آثار کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ اظہار انسانی نفس اپنے جذبات کے ذریعہ کرتا ہے جس کے ذرائع قویٰ انسانی ہیں جو تین ہیں اس لئے روحِ طبعی جب اپنے افعال انجام دیتی ہے تو اس کی تین صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) روحِ حیوانی جس کا مقام قلب ہے۔ (۲) روحِ طبعی جس کا مقام جگر ہے (۳) روحِ نفسانی جس کا مقام دماغ ہے۔ انسانی نفس کے جذبات کا اظہار اسی روح طبعی کی حرکت کی دلیل ہے۔

فرنگی طب روح کے علم سے بے خبر ہے — فرنگی طب اور فرنگی سائنس میں کسی قسم کی روح کا تصور نہیں ہے ان کے ہاں روح کے لئے دو لفظ ہیں — اول سول (SOUL) جو جوہر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے دوسرے سپرٹ (SPIRIT) جو ست کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ان دونوں سے نفسی روح یا طبعی روح کسی کا اظہار نہیں ہوتا۔ نطق و ادراک اور جوہرِ مجرد کے مظاہر اور آثار تو کہیں دور دور بھی معلوم نہیں ہوتے۔ البتہ وائٹل فورس VITAL FORCE ایک ایسا تصور ہے جو قوتِ حیات کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

جہاں تک روحِ طبعی اور اس کی اقسام کا تعلق ہے قائل نہیں ہے اور نہ ہی اس امر کی قائل ہے کہ یہ ارواح جسمِ انسان میں کچھ افعال انجام دیتی ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس انکار کے برعکس وہ گیسز (GASES) لطیف بخارات کے قائل ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ لطیف بخارات خون میں بھی پائے جاتے ہیں جو وہاں پر اہم مقاصد انجام دیتے ہیں۔ ان امور سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تصور طبِ قدیم سے ان تک پہنچا ہے۔ ان کا اظہار مختلف قوتوں کی صورتوں میں کیا جاتا ہے۔ جن کے بالمقابل نام یہ ہیں (۱) قوتِ طبعی جو قوت جسم میں غذا اور نشو و نما کا کام انجام دیتی ہے اس کو نیچرل فورس (NATURAL Force) کہتے ہیں۔ اس کا مقام جگر ہے۔ (۲) قوتِ نفسانی جو قوت جسم میں احساسات اور تحریکات کا باعث ہوتی ہے اس کو مینٹل فورس

(MENTAL FORCE) کہتے ہیں۔ قوت حیوانی وہ قوت ہے جو جسم میں حرکات و انفعال قائم رکھتی ہے اسے اینیمل فورس (ANIMAL FORCE) کہتے ہیں۔

البتہ یہ جان لینا ضروری ہے کہ در اصل یہ تینوں قوتیں ایک ہی قوت کے تین مظہر ہیں لیکن مقام اور افعال کی مناسبت سے ان کی تقسیم کر دی گئی ہے کیونکہ قدرت نے ہر عضو کے افعال میں اس کی ایک جبلت (INSTINCT) پیدا کر دی ہے۔ جس پر وہ قائم اور رواں ہے۔

نفس انسانی۔ نفس ایک ایسی قوت ہے جو روح اور جسم کے تعلق کو قائم رکھتی ہے۔ جس کا حامل خون ہے۔ نفس کی تیزی اور سستی سے جذبات میں جو افراط و تفریط پیدا ہوتا ہے یہ اثرات خون میں نہیں ہیں۔ یہ اثرات ان اعضاء کے افعال ہیں جن میں قوت نفس خون کی وساطت سے تحریک پیدا کرتی ہے۔ نفس کے احساس سے ان کے عضو میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ تو قوت مدبرہ وہاں پر خون کو زیادہ یا کم کر دیتی ہے جس سے ان کے اعضاء کے افعال پر اثر پڑتا ہے پھر ان کے افعال کی کمی بیشی کے ساتھ ساتھ جذبات میں تیزی یا سستی واقع ہو جاتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ نفس جب کسی مناسب یا مخالف شے کا ادراک و احساس کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مناسب کو حاصل کرنا اور مخالف سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اس وقت اپنی نفسانی قوتوں کو حرکت میں لاتا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ نفسانی قوتیں ارواح کے تابع ہیں جن کا حامل خون ہے گویا ارواح خون کی حرکت کے بغیر اور خون نفسانی قوتوں کے بغیر عمل نہیں کر سکتا اسی عمل کا نام نفسانی حرکت و سکون ہے۔

یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ نفس کا حرکت و سکون تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نفس میں حرکت و سکون کبھی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ نفس اپنا مقام نہیں بدلتا۔ ایسا مجازاً کہا جاتا ہے۔ جذبات کا اظہار تو اعضاء کے افعال میں افراط و تفریط سے ہوتا ہے اور ہر عضو کے ساتھ چند جذبات مخصوص ہیں۔ البتہ نفس کے انفعالات اور تاثرات خون اور روح میں ضرور حرکت پیدا کر دیتے ہیں بالفاظ دیگر یہ انفعالات و تاثرات در اصل باعث حرکت ہیں ان کا عدم باعث سکون روح اور خون ہے۔ یہ حرکت و سکون نفسانی بدن کے لئے ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ حرکت و سکون بدنی کیونکہ بدنی حرکت و سکون کا دارومدار خواہشات اور جذبات نفسانیہ پر ہے مثلاً شوق کے وقت طلب کی حرکت اور نفرت کے وقت فرار کی صورت غصے کے وقت انتقام کی حالت اور اسی طرح خوف کے وقت چہرے کا سفید ہو جانا اور خوشی کے وقت چہرے کا سرخ ہو جانا۔ یہ سب کچھ خون اور روح کے زیر اثر ہے اس کے برعکس نفسانی سکون کی ضرورت اس لئے ہے کہ روح اور خون کو نسبتاً آرام حاصل ہو تاکہ وہ زیادہ تحلیل نہ ہو۔

نفس کے مظاہر اور تاثرات کا اندازہ اس سے اور ہوس اور خواہش وغیرہ سے کیا جا سکتا ہے جو کسی عضو میں تحریک کی شدت سے پیدا ہوتا ہے ان کا روکنا ان عضو میں سکون کا نام نہیں ہے بلکہ ان کی تحریکات کو سکون کے عضو میں منتقل کرنا ہے یہ سب کچھ ارواح کے قویٰ میں تحریک دینے سے عمل میں آتا ہے۔

قویٰ کی تعریف۔ قویٰ نفس ناطقہ کی ان تحریکات کو کہتے ہیں جن سے طبی روح کے افعال صادر ہوں۔ ان کی تین اقسام ہیں۔

(۱) قوت طبعی (۲) قوت حیوانی (۳) قوت نفسانی۔

ان سب کی تعریفیں گزر چکی ہیں چونکہ ہم نے احساس اور ادراک اور قیاس کی تشریح بالتفصیل بیان کرنی ہے۔ اس لئے ہم یہاں صرف قوت نفسانی کی تشریح اور افعال بیان کریں گے۔ قوت طبعی اور قوت حیوانی کی تشریح اور افعال اس مقام پر بیان کریں گے جہاں پر اس کی ضرورت لازم ہوگی تاکہ سمجھنے میں سہولت رہے۔

قوت نفسانی۔ قوت نفسانی ایک ایسی قوت ہے جو جسم انسان میں احساس و ادراک اور قیاس سے علم و معلومات حاصل کرتی ہے۔ اور ضرورت کے وقت حرکت کے لئے تحریک کرتی ہے اور اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ حیوان اور انسان مضر چیزوں سے فرار حاصل کر سکے اور نفع بخش چیزوں کے قریب آ سکے اور ظاہر ہے کہ ان تحریکات کے لئے مفید و مضر باتوں کا احساس و ادراک اور قیاس ضروری ہے۔ اس لئے اس کے اقسام بھی دو ہیں۔ اول قوت مدرکہ (ادراک کرنے والی قوت) دوم محرکہ (تحریک دینے والی قوت)، پھر قوت مدرکہ کی دو قسمیں۔

(۱) مدرکہ ظاہری و مدرکہ باطنی۔

اقسام مدرکہ ظاہری۔ قوت مدرکہ ظاہری پانچ ہیں ان کو حواس خمسہ ظاہری (FIVE SENSES) بھی کہتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ یہ باہر کی معلومات دماغ کی اندرونی قوتوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ حواس ظاہری حسب ذیل ہیں۔ (۱) قوت باصرہ (دیکھنے کی طاقت) (۲) قوت سامعہ (سننے کی قوت) (۳) قوت شامہ (سونگھنے کی قوت) (۴) قوت ذائقہ (چکھنے کی قوت) (۵) قوت لامسہ (چھونے کی

باقی آئندہ

جائزہ اور عبرت

طبی تباہی کا نمونہ

پاکستان طبّی کانفرنس کی مجلس عاملہ کا اجلاس

پاکستان طبی کانفرنس کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی کارروائی پیش کی جاتی ہے ۔ جس کی اہمیت کے پیش نظر ہم کو اپنا ایک ضروری مضمون چھوڑنا پڑا ہے) یہ روئداد موقر ماہنامہ اسرار حکمت لاہور کے خاص نمبر "رموز کیمیا" سے نقل کیا جا رہا ہے (اس خاص نمبر پر بہت جلد تبصرہ بھی کریں گے) یہ روئداد جناب حکیم و ڈاکٹر محمد حنیف صاحب جالندھری نے بڑے حسن و خلوص اور گہرے طبی سیاست کے مطالعہ کے بعد ترتیب دی ہے ۔ جناب حکیم و ڈاکٹر محمد حنیف صاحب کوئی غیر آدمی نہیں ہیں وہ جناب قرشی شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قرشی کے شاگردوں میں سے ہیں ۔ یقیناً ان کا یہ جائزہ حقائق و صداقت پر مبنی ہے ۔ البتہ صاحب عقل اور اہل علم کو خصوصاً عزت مآب گورنر صاحب کے لئے مقام عبرت ہے جو اس طبی تباہی کے نمونے سے حاصل کی جا سکتی ہے اس پر لطیفہ یہ ہے گزشتہ تیس سالوں کے اجلاس اور کانفرنسوں کی کارروائیاں روئدادیں اٹھا کر دیکھ لیں اس میں ذاتی پروپیگنڈا کے بعد فن کی تباہی نظر آئے گی ۔ حیرت ہے اس تخریب پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ فن طب کے معمار ہیں ۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے ۔ (صابر ملتانی)

پاکستان طبی کانفرنس کی مجلس عاملہ کا تیسرا اجتماع طبیہ کالج برانڈرتھ روڈ لاہور میں منعقد ہوا (کب ہوا کونسی تاریخ کو ہوا' اور کہاں کہاں سے اطباء کرام اس میں شریک ہوئے) نامعلوم 'اسکی صدارت شفاء الملک محمد حسن صاحب قرشی نے کی اور مختلف اضلاع کے اطباء نے شرکت کی ۔

کارروائی : مجلس عاملہ سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے ملک میں منشیات کے بکثرت استعمال پر تشویش کا اظہار کیا ۔ اور کہا ۔ "ملک میں شراب' چرس' افیون' ہیروئن وغیرہ کا استعمال عظیم قومی خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے ' منشیات جرائم کا سرچشمہ ہیں (گویا فنی نہیں سیاسی قسم کی ناصحانہ تقریر فرماتے ہوئے) انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ منشیات کے سلسلہ میں حکومت موثر کارروائی کرے ' اور غذائی آمیزش کی طرف بھی حکومت کی توجہ دلائی اور مطالبہ کیا کہ حکومت غذا میں آمیزش کرنے والوں کو سخت سزائیں دے (ایک طبیب کی حیثیت سے) تجویز پیش کی کہ حکومت کو خالص غذائی اشیاء بہم پہنچانے کے لئے مثبت اقدام بھی کرنے چاہئیں خالص دودھ ' گھی ' پھل ' سبزیاں اور گندم ارزاں نرخوں پر عوام کو مہیا کرنی چاہئیں (گویا آپ بھی الیکشن میں ممبری کے امیدوار ہیں اور عوامی مطالبات کے زور پر ووٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ آخری فقرہ جس میں کام کی بات کہی ہے اور جو مجلس عاملہ کو اجلاس بلانے کی وجہ قرار دی جا سکتی ہے ۔ نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان فرمائی ۔ گویا اتفاقیہ طور پر زبان سے نکل گئی ہے ۔ ورنہ یہ بات کرنے کا موقعہ محل کوئی نہیں تھا) آپ نے بنیادی جمہوریتوں کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ یونانی شفاخانے جاری کریں (جیسا کہ پہلے لاہور کے اراکین بنیادی جمہوریتوں کے متفقہ مطالبہ پر عمل ہو رہا ہے ۔ یاد ہے ' بندہ نے کہیں پڑھا ہے کہ ان شفاخانوں کے اجراء کی قرارداد مسترد ہو گئی ہے اور جواب ملا ہے کہ ایلوپیتھی شفاخانوں کے علاوہ حکومت کوئی دوسرا شفاخانہ کھولنے کے لئے تیار نہیں ۔) اور انہوں نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ بجٹ میں طب یونانی کے لئے رقم مخصوص کریں ۔ (سیکرٹری اشتہار الاطباء بابت مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۲)

ہمیں نہیں معلوم کہ پاکستان طبی کانفرنس کی مجلس عاملہ کی یہ تیسری کانفرنس کہاں تک کامیاب ہوئی ہوگی۔ پاکستان میں انقلابی حکومت نے ہر شخص ہر ادارہ اور ہر انجمن کو "اپنی مدد آپ" کا سبق دیا نہ صرف یہ کہ سبق ہی دیا بلکہ پاکستانیوں میں اپنی مدد آپ کا جذبہ پیدا کر دیا۔ آئے دن اخبارات اور رسائل میں ہم اپنے سر کی آنکھوں سے پڑھتے ہیں کہ فلاں ادارہ یا فلاں انجمن نے اپنی مدد آپ کے تحت لاکھوں روپے خرچ کر کے سکول، ہسپتال اور سڑکیں بنائیں، یا کوئی اور رفاہی کام سرانجام دیا۔

ہمارے اپنے ہی ساتھی ہومیوپیتھک حضرات نے بہت کچھ بنا لیا اور اب وہ ایک یونیورسٹی بنانے کی فکر میں ہیں مگر ہمارے رہنما اول تو بات ہی منہ سے نہیں نکالتے یا کچھ کہتے ہیں تو اسی پرانی سیاسی ڈگر پر۔ جلسۂ عام ہو یا مجلس عاملہ کا اجلاس خاص ہو۔ وہاں چند قرار دادیں منظور کر دی جاتی ہیں اور کچھ اسپیلیں قوم کے رہنماؤں کے نام کی جاتی ہیں۔ چند ایک عوامی مسائل کا تذکرہ کر کے اجلاس ختم شد، سال چھ ماہ کے لئے رخصت!

آخر آپ لوگ کیوں کوئی لائحۂ عمل تجویز نہیں کرتے آپ ماشاء اللہ طبیب ہیں آپ پر لازم ہے کہ پہلے اپنا مرض معلوم کریں اور اس کا مداوا کرنے کی فکر کریں۔ زہے نصیب اگر آپ حضرات بھی کچھ عمل کر گزریں۔

جناب والا! گستاخی معاف، میں آپ ہی کا شاگرد عزیز اور جناب ہی کا گرویدہ ہوں، مگر کیا کروں جب اغیار کو اپنی مدد آپ کے اصول پر گامزن پاتا ہوں اور اپنوں کو "نشستند، گفتند، برخاستند" کے پرانے اصولوں پر کاربند پاتا ہوں تو جی ہی جی میں کڑھتا ہوں اور دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے کاغذ قلم کا سہارا ڈھونڈتا ہوں اور خدا بھلا کرے مدیر صاحب اسرار حکمت کا کہ وہ میرے قلبی تاثرات کو اپنے رسالہ میں جگہ عنایت فرما دیتے ہیں۔

آپ کے رسائل تو میرے ایسے کی معروضات پر توجہ ہی نہیں کرتے بس ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ بندہ نے متعدد مرتبہ طبی مسائل میں عملی تجاویز شائع کرائیں۔ طبیہ کالج میگزین میں تقریباً ایک سال ہوا وعدہ کیا تھا کہ ان تجاویز کو طبی کونسل میں پیش کر کے نتیجہ سے آگاہ کریں گے۔

مگر پھر کیا ہوا۔ "آنکھ کھل گئی۔" ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اے قوم اطبا! آگاہ رہو اگر خود تو نے اپنے لئے آج کچھ نہ کیا۔ تو کل اغیار کی بجلیاں تیرے دامن خرمن میں ضرور آگ لگا دیں گی اور تو اپنی پونجی کے راکھ کے ڈھیر پر سوائے آنسو بہانے اور واویلا کرنے کے کچھ نہ کر سکے گی۔

اسرار حکمت میں بھی متعدد اصحاب قلم اور ہمدرد فن حضرات نے تجاویز شائع کرائیں۔ مگر نتیجہ کیا نکلا۔ بس تجاویز تجاویز ہی رہیں۔ عمل کا درجہ اختیار نہ کر سکیں۔

کاش چند سر پھرے انسان چالیس ہزار اطباء کے جم غفیر سے دستیاب ہو جاتے اور پوری قوم کو اپنے نقش قدم پر چلا کر منزل مقصود کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرتے اور قوم کچھ حاصل کر سکتی۔

میرے محترم بزرگو! دوستو! اور عزیزو! یہ وقت تجاویز پیش کرنے کا نہیں اور نہ ہی جامعات طبیہ کے لئے نصاب کمیٹیاں قائم کرنے کا ہے۔ تجاویز بہت پیش ہو چکیں اور نصاب پر ستی تکمیل مرحوم رجسٹریشن بورڈ کی نصاب کمیٹی کر چکی ہے۔ جسے جامع طبیہ شرقیہ نے اپنا بھی لیا۔ اب جتنے بھی کام ہیں سب کے سب کرنے کے ہیں کہنے کے نہیں۔

اب ہمیں کرنا یہ چاہیئے اور کرنا بھی عجلت از جلد چاہیئے بحث و تمحیص کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ع۔ جملہ اطباء سے پچاس پچاس روپے چندہ لیا جائے اور پھر ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے چندہ وصول کیا جائے۔ اور چندے کی رقم جملہ جامعات طبیہ میں سے منتخب ارکان کی کمیٹی کے نام پر کسی بنک میں جمع کی جائے۔

بقیہ:- نیا جال لائے پرانے شکاری

عوام بھی سمجھتے ہیں کہ بہت بڑا طبیب ہے خاندانی ہے دولت ہے اور شہرت بھی ہے۔

(باقی آئندہ)

جملہ حقوق محفوظ ہیں ـــــ نام کے حوالے سے ہر شخص شائع کر سکتا ہے۔

مجربات اختناق الرحم　　مسلسل

یقینی بے خطا مجربات

(از حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی)

مجربات کا ایک سلسلہ جو اپنے تاثرات میں بے خطا یقینی اور زود اثر ہے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہر نسخہ اپنے اندر امراض کے علاج کے لئے خاص قسم کی خوبیاں اور اثر رکھتا ہے اگر کوئی نسخہ غلط ہو تو ہم نہ صرف نسخہ کی قیمت اور محنت ادا کریں گے، بلکہ اس کی شکایت کو رسالہ میں بھی درج کریں گے البتہ اس کے استعمال میں اس امر کا ضرور خیال رکھا جائے کہ جن علامات کے لئے یہ نسخہ رکھا گیا ہے ان کو مدِ نظر رکھنے میں پوری تسلی کر لی ہے۔ (ادارہ)

تشریح:- گزشتہ دو شماروں میں اخراجِ خون اور اخراجِ رطوبت کے متعلق جو حقیقت اور فلسفہ ذہن نشین کرایا گیا ہے اس کو سمجھتے ہوئے اس حقیقت اور راز کو بھی ذہن نشین کر لیں کہ جب تک رطوبات کا انزال اخراج نہیں ہوتا جوش و لذت اور خون کا دباؤ قائم رہتا ہے بلکہ نفخ کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور جب انزال و اخراجِ رطوبت ہو جاتا ہے تو جوش و لذت اور خون و نفخ کا دباؤ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ذکاوت یا احساسات کی تیزی دراصل لذت کی تیزی کا دوسرا نام ہے یہی لذت بڑھ کر کبھی خارش اور درد کی صورت بھی اختیار کر لیتی ہے ذکاوت دراصل ایک قسم کی سنسناہٹ ہے جو اکثر موقعوں پر جسم میں دوڑتی ہے جو مختلف جذبات کی تیزی اور شدت میں کی سانی سے محسوس اور تجربہ کی جاتی ہے۔

یہ ذکاوت دراصل انزال و اخراجِ رطوبات کی ایک فطری کوشش ہے جو جسم انسانی میں مادی و نفسیاتی اثرات کے تحت عمل میں آتی ہے جب مادی و نفسیاتی اثرات مسلسل اسباب بن جائیں تو ذکاوت و لذت کا سلسلہ تقریباً جاری رہتا ہے البتہ ان میں فرق یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ اثرات و تحریکات دماغ سے معدہ تک رہیں تو دل میں مسرت و خوشی اور لطف کا باعث ہوتے ہیں اور اگر یہ اثرات و تحریکات معدہ سے نیچے کے حصے مخصوصہ بلکہ پاؤں تک اپنا عمل کریں تو جسم میں جنسی لذت اور شہوت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ دونوں تحریکیں اور اثرات آپس میں بدلتی بھی رہتی ہیں اور بعض وقت اس قدر جلد جلد بدلتی ہیں کہ معمولی ذہین انسان بھی نہیں اندازہ لگا سکتا بلکہ سمجھ ہی نہیں سکتا مثلاً ایک خوبصورت اور خوشبودار پھول دیکھ کر بے حد مسرت خوشی اور لطف آ جاتا ہے لیکن اس کے دوسرے تصورات محبت و لذت اور شہوت میں بھی تیزی پیدا کر دیتے ہیں۔

فرنگی طب کی غلطی۔ فرنگی طب ذکاوت و لذت اور شہوت کی ان تحریکات کو اول اعصابی نروز (NERVOUS) یا نروس (NERVES) کہتے ہیں اور (دوسرے) ان تحریکات کو اعصاب کا ضعف کہتے ہیں۔ جس کو انگریزی میں نیورستھینیا (NEVRASTHENIA) کہتے ہیں جس کے معنی ضعفِ اعصاب کے لئے جاتے ہیں۔ اگر اس کے معنی CONVEYING IMPULSES OF MOTION AND SENSATION) یعنی جذباتی تحریکات اور تاثرات) تو بھی اس کے معنی نزاکتِ اعصاب کی صورت پیدا ہوتی ہے اگر ان تحریکات کو (NEURALGIA) نیورلجیا یعنی اعصابی درد کی حد سمجھیں تو فرنگی طب اسکو طاقت کے معنی میں نہیں لیتی ہے یہ دونوں صورتیں غلط ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ ذکاوت و لذت اور شہوانی تحریکات کا تعلق غدد کے ساتھ ہے جب غدد کے افعال میں تیزی ہوتی ہے تو جگر و گردوں کے ساتھ ساتھ دیگر نالیدار و غیر نالیدار غدد میں تحریکات پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہی غدد میں خصیے اور خصیۃ الرحم اور لبلبہ اور پستان بھی شریک ہیں گویا خون کے پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ اعضا تقوی خون اور جنسی اعضا میں تحریک ہو جاتی ہے۔ ان تحریکات کی تیزی اور شدت میں اعصاب میں ضعف پیدا نہیں ہوتا البتہ طبیعت مدبرِ بدن رال سکون کے لئے رطوبات کا ترشح ضرور کرتی ہے کیونکہ غدد میں دباؤ اور اخراج و انزال رطوبات بند ہوتا ہے۔

ان تحریکات میں غدد کی چار صورتیں ہوتی ہیں دو صورتیں شدید (۱) غدی عضلاتی (۲) دوسرے غدی اعصابی۔ دو صورتیں ہلکی ہیں (۱) عضلاتی غدی (۲) اعصابی غدی ان دو صورتوں میں (۱) عضلاتی غدی عورتوں میں نہیں پائی جاتی اکثر مردوں میں پائی جاتی ہے۔ جس مرد میں پائی جاتی ہے اور احتلام ہو جاتا ہے

دلالت کرتی ہے۔ (۲) اعصابی غدی میں سنسناہٹ (SANSATION) ... حد تک ختم ہو جاتی ہے لیکن اگر مردوں میں پائی جائے تو جریان اور عورتوں میں پائی جائے تو سیلان البتہ ان تحریکات میں بھی کمی جیسی ذکاوت و لذت اور شہوت کے اثرات کام کرتے ہیں کیونکہ جب تک غدی اثرات باقی ہیں یہ تحریکات قائم رہتی ہیں۔

اختناق الرحم۔ اختناق الرحم میں اول دو صورتیں کام کرتی ہیں جو شدید ہیں ان میں بھی غدی عضلاتی تحریک زیادہ تیز ہے اس کا اثر عورتوں میں خصیۃ الرحم پر ہوتا ہے۔ اس تحریک سے خون و ریاح کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور اخراج و انزال رطوبت رک جاتا ہے جس سے ذکاوت و لذت اور شہوت میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اوقات اس قدر شدت ہو جاتی ہے کہ مریضہ مغلوب ذکاوت و لذت اور شہوت ہو جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی مریضہ ظاہر میں ذکاوت و لذت اور شہوت کی حقیقت اور اسرار سے واقف نہیں ہوتی وہ اسکو مرض جنسی خصوصاً دورہ کا مرض خیال کرتی ہے کیونکہ اس کے جسم خصوصاً رحم میں جو سنسناہٹ یا تیزی کا احساس ہوتا ہے اس کو وہ ماہواری کی خرابی اور درد خیال کرتی ہے لذت و شہوت کا تصور کرنا بھی اسکی حیا اور نسوانیت گوارا نہیں کر سکتی۔ عورتوں پر کیا منحصر ہے جو مرد بھی اس مرض میں گرفتار ہو کر مغلوب الشہوت ہو جاتے ہیں وہ بھی اس کو مرض ہی تصور کرتے ہیں۔ اپنی لذت و شہوت کی زیادتی کا احساس تک نہیں کر سکتے البتہ اس مرض میں پیشاب کے ساتھ جو منی اخراج پاتی ہے اس کو سبب مرض اور کمزوری قرار دے دیتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ مرض کی اصل حقیقت سے نہ عورت واقف ہوتی ہے اور نہ مرد آگاہ ہوتا ہے یہ ہیں ہماری تحقیقات، کیا فرنگی طب یا اور کوئی میڈیکل سائنس اس قسم کی تحقیقات پیش کر سکتی ہے۔

اسباب مرض۔ یہ مرض زیادہ تر ان لڑکیوں میں بالغ ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے جن کو کھانے پینے کی بے فکری ہو اور تعلیم یا کام کاج کا کوئی فکر نہ ہو وہ بھی اس صورت میں جبکہ جوش جوانی اپنے پورے جوبن پر ہو کیونکہ ان دنوں خون کی زیادتی کے ساتھ ساتھ اعضاء کے افعال تیز ہو جاتے ہیں اور غدی عضلاتی تحریک سے طبیعت میں اس قدر نزاکت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ذرا سا بھی کوئی غیر معمولی واقع یا صدمہ پہنچ جائے تو مزاج بگڑ جاتا ہے کوئی غیر معمولی غم و غصہ دہشت ناک خبر یا عشق و محبت کی داستانیں سن لیں یا تجربہ میں آ جائیں یا ناول و افسانہ اور فلم میں ایسا غیر معمولی واقعہ پیش آ جائے جو برداشت نہ ہو سکے اور ایسا معلوم ہو کہ ذاتی واقعہ ہے لذائذ کی کثرت جلق اور غیر فطری حرکات اور انتہائی خشکلات اکثر نقصان رساں ہوتی ہیں۔

ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیوں میں امراض رحم ماہواری کی خرابی کثرت مطالعہ دماغ سوزی غور و فکر کی وجہ خرابی خون اور غذا کا توازن بگڑ جانا باعث جلد بچیوں کو ہسٹیریا جیسے خوفناک مرض میں گرفتار کر دیتا ہے بعض وقت شرم و حیا کی وجہ سے ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیاں گیلے کپڑوں کا استعمال کرتی ہیں یا خاص دنوں میں سرد پانی کا استعمال یا نہا لینا یا غیر معمولی حرکات کر لینا وغیرہ سے کبھی کبھی عشق محبت کے واقعات دیکھنا یا قصے کہانیاں پڑھنا بھی اس مرض میں گرفتار کر دیتے ہیں۔

علامات مرض۔ اس مرض کا نام اختناق الرحم اس لئے ہے کہ اس کا تعلق رحم کے ساتھ ہے اور اس میں اخراج و انزال رطوبت میں اعتدال قائم نہیں رہتا اور وہاں گھٹن معلوم ہوتی ہے۔ انگریزی میں اسکو ہسٹیریا بھی اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے معنی رحم کے ہیں اس میں سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے اور مریضہ کا اپنی طبیعت پر قابو نہیں رہتا۔ بغیر بھوک کے غذا کھانا۔ بدہضمی اور نفخ کی زیادتی عام طور پر پیٹ میں ہوا کا گولا سا معلوم ہوتا ہے جو دورے کے وقت بڑھ کر تمام پیٹ کو گھیر لیتا ہے۔ پھر اوپر چڑھتا ہے اور گلے کے پاس اٹک پھنس جاتا ہے اسی وقت مریضہ بے ہوش ہو کر آرام سے چارپائی پر گر جاتی ہے۔

جن دنوں دورہ کا زور ہو ان دنوں مریضہ زیادہ باتیں کرتی ہے جلد جلد غم و غصہ میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اکثر لڑکیاں عشقیہ باتیں کرتی ہیں بعض کو مذہبی جنون اور دینی جوش پیدا ہو جاتا ہے پاکی طہارت، نماز و خیرات کی طرف وقت بے وقت ضرورت سے زیادہ مشغول رہتی ہیں۔ غیر معمولی آوازیں سنتی اور عجیب و غریب روشنیاں دیکھتی ہیں ایسے خواب دیکھتی ہیں جو ظاہر میں مذہبی محبت پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن ایک واقف علم خواب اور ماہر تعبیر خوب جانتا ہے کہ یہ جنسی اشارے ہیں خاص طور پر مسجد کے مینار دیکھنا یا پیر و فقیر اولیاء اللہ سے ملاقات کرنا وغیرہ اسی طرح اکثر خواب میں دیکھنا کہ سانپ، بھینسا، بیل، شیر وغیرہ پیچھے دوڑ رہے ہیں اور کھا جانا چاہتے ہیں۔ کبھی دیکھتی کہ کوئی خوفناک آدمی مار مار کر ہلکان کر رہا ہے یا بدمعاش اور غنڈے پیچھا کر

ں وغیرہ وغیرہ شادی شدہ عورتیں دورہ کے بعد بہت تنگی اور بے حیائی
باتیں کرتی ہیں اور مردوں پر ناشائستہ الزام لگاتی ہیں ان کو بدنام کرتی
ے۔ ان کی دوسری شادی کے خوف میں ہر وقت پریشان رہتی ہے۔ دورہ
شروع ہونے سے قبل عجیب قسم کی باتیں اور حرکات کرتی ہیں۔ کبھی ہنستی ہیں
ی روتی ہیں کبھی گاتی ہیں اور کبھی عشقیہ اشعار پڑھتی ہیں۔ بہرحال ان
کا ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے۔ سانس میں تیزی سر بوجھل یا درد یا چکر
ف زرد اور کمزوری اور تھکاوٹ کی زیادتی بس ایک دم اسکی طبیعت
ر ہو جاتی ہے اور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ مرگی کا مریض یکدم گر جاتا ہے
خطرناک مقام پر بھی گر پڑتا ہے اور منہ سے جھاگ آتی ہے لیکن ہسٹیریا
مریضہ گرنے میں بھی غیر شعوری طور سے ہوشیار رہتی ہے بلکہ دورہ میں
شعور بیدار رہتا ہے۔ جب وہ ہوش میں آتی ہے تو گرنے سے
کر بے ہوشی تک کے واقعات بیان کر دیتی ہے۔

علاج مرض — چونکہ ادعیہ منی میں خون کا دباؤ بڑھ چکا ہوتا ہے
طبیعت اس کو منی میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ لیکن تحریکات مکمل ہوتی
ں اس لئے دورہ پڑ جاتا ہے اس کا صحیح علاج تو شادی ہے۔ لیکن شریف
گھرانوں میں ایسا فوری ہونا بہت مشکل ہے اس کا علاج ہی کرنا بہتر ہے۔
دورہ کی حالت میں ہاتھ پاؤں کو ملیں اور کتیرا کی نسوار دیں۔ دورہ ختم ہونے پر
ی عضلی اعصابی دوا ضرورت کے مطابق دیں ذیل کا نسخہ تمام علامات میں
یقینی بے خطا مجرب ہے۔

نسخہ یہ ہے

فلفل دراز ایک حصہ، ایرسا تین حصے، مرکی چار حصے۔ گولیاں بقدر
نخود تیار کریں۔ خوراک ایک گولی سے چار گولی تک دن میں تین چار
بار دیں۔ غذا میں حلوہ اور دلیا گھی میں تر بتر، شوربا تیسرا حصہ گھی
ڈال کر پلائیں۔ روٹی کی بجائے گھی میں تر بتر چوری علیحدہ۔ لیکن بغیر
شدید بھوک کے کچھ نہ دیں۔ دودھ گھی پلانا بھی انتہائی مجرب اور مفید ہے

خزانہ ہیں۔ اس میں تین نسخے طلا کے ہمارے بھی تفصیل سے صحیح ہیں اہل
فن اور صاحب فن فائدہ حاصل کریں۔

صابر ملتانی

بقیہ — تنقید و تبصرہ

کہ مرکب علامات ہوتی ہیں اور ان سب کے مجموعہ کا نام رکھا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اور کسی ایک عضو سے تعلق رکھتا ہے بہرحال یہ چند باتیں اس لئے لکھی ہیں کہ عوام اطبا غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔

مرقع جواہرات میں جناب حکیم محمد علی صاحب امرتسری کا ایک خاص نسخہ بھی شامل ہے جس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ میرے لائق اور قابل شاگرد قمر الدین صاحب نے اس نمبر کا نام مرقع جواہرات رکھ کر اطبا کو واضح کیا ہے کہ اس رسالہ میں معمولی نسخہ جات نہ ہوں بلکہ چوٹی کے مجربات ہوں جن کو جواہرات کے ہم پلہ قرار دیا جا سکے اسی جذبہ کے تحت میں اپنا ایک خاص نسخہ شفا دق تحریر کرتا ہوں جو دق کے لئے معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے کئی مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے چونکہ آج کل ٹی بی کلینک کھل رہے ہیں اور دق وبائی شکل اختیار کر رہا ہے اس لئے گورنمنٹ پاکستان اس طرف توجہ دے رہی ہے۔ اسی بنا پر میں قمر الصحت کے مرقع جواہرات کے لئے اسکو پیش کرتا ہوں تاکہ اطبا اس کو بنا کر مخلوق خدا کو فائدہ پہنچائیں اور اطبائے یونانی (فرنگی طب) کے مقابلہ میں اس کو استعمال کر کے قدرت حق کا مشاہدہ کریں۔ وہ جز لئے نسخہ یہ ہیں:- زرنیخ طبقی ۱ تولہ ورق طلا ۳۱ ماشہ کشتہ ابرک ۱ ماشہ، کشتہ قرن الایل ۱ ماشہ، کشتہ عقیق چھ ماشہ، شیر مدار ۱۵ تولہ آب برگ تلسی ۱۵ تولہ اجوائن دیسی ۱۵ تولہ، پیپل کی راکھ، ترکیب نسخہ طویل ہے جس میں کئی بار کھرل اور کئی بار کشتہ کرنا ہے۔ ممکن ہے نسخہ مجرب اور مفید ہو لیکن متضاد اور مخالف ادویات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ایک استاد فن ایسا نسخہ کیسے ترتیب دے سکتا ہے۔ مثلاً زرنیخ طبقی، اجوائن محرک جگر، ورق طلا، کشتہ ابرک، کشتہ قرن الایل، کشتہ عقیق محرک قلب۔ شیر مدار اور برگ تلسی، راکھ پیپل محرک دماغ۔ غرض اس نسخہ سے کس عضو پر اثر پیدا ہوگا۔ اگر کیمیاوی طور پر دیکھیں تو ترابیت غالب ہے جو ٹی بی میں بھی غالب آتی ہے۔ آخر ٹی بی مرض کیا ہے؟ جناب حکیم صاحب پہلے اس پر غور کر کے پھر نسخہ تجویز کرنا مفید ہوگا۔ ہماری رائے ہے کہ اگر پیپل کی راکھ پندرہ حصے میں شیر مدار ایک حصہ ملا کر دس منٹ کھرل کر لیں تو یہ نسخہ ٹی بی کے لئے اکسیر بن جائیگا۔ اور محنت سے بھی بچ جائیں گے راکھ اور شیر مدار دونوں شدید قسم کی کھاریں ہیں۔ بہرحال اس نسخہ کے علاوہ اس "مرقع جواہرات" میں بہت سے جواہرات ہیں۔ جو قیمت کے مقابلے میں بہت بڑا ۔۔۔

ہماری کتب اور رسائل

ہماری کتب اور رسائل اپنے اندر تین خوبیاں رکھتی ہیں۔ اول:۔ یہ کتب اور رسائل تجدید طب، احیاء فن اور اصلاح علم و علاج اور ادویہ کے لئے لکھی گئی ہیں۔ ان کا مقصد تجارت نہیں ہے بلکہ ایک مشن اور مقصد کی تکمیل ہے۔ دوم:۔ یہ کتب اور رسائل تحقیقات ہیں جو علم و فن طب اور علاج و معالجہ کی حقیقت پر مبنی ہیں۔ ان میں تنقید و تبصرہ کے بعد اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے جن سے علم و فن طب برباد اور فنا ہو چکا تھا اور ان حقائق کو پیش کیا ہے۔ جن سے علم و فن طب میں تجدید و احیاء اور اصلاح کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سوم:۔ ان کتب و رسائل میں فرنگی طب کے غلط نظریات و تحقیقات اور گمراہ کن اصول علاج وغیرہ کو پیش کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ نہ صرف فرنگی طریق علاج سراپا غلط ہے بلکہ یہ اصول اور نظریات گمراہ کن ہیں گویا ہماری تحقیقات علمی دنیا میں انقلاب ہیں جو بجلی کی تیزی کی طرح پھیل رہا ہے۔ ان تین خوبیوں کے ساتھ ہم نے ہر کتاب رسالہ کے ہمراہ ایک چیلنج بھی پیش کیا ہے کہ اگر ایسی کتب و رسائل گزشتہ ہزاروں سالوں سے جبکہ فن علاج کی ابتدا ہوئی تھی لے کر اس وقت تک جبکہ ماڈرن سائنس کا دور ہے کسی ملک و کسی زبان میں پیش کئے ہوں تو ہم چیلنج کی رقم پیش کر دیں گے اور یہ چیلنج پانچ ہزار روپے تک بغیر شرط ہے۔

ملیریا کوئی بخار نہیں:۔ طبی دنیا میں تہلکہ، فرنگی طب کو چیلنج ایسی بےنظیر اور علمی کتاب جس کا جواب فرنگی طب اور اس کا ماڈرن سائنس پیش نہیں کر سکتے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ ملیریا کوئی بخار نہیں اور نہ ہی کونین کوئی اور وبائی بخاروں کا علاج ہے۔ یہ صرف فرنگی کا تجارتی پروپیگنڈہ اور محض پروپیگنڈہ، ناجائز منافع بازی ہے، یہ ایک قسم کا کاروبار ہے جس سے سامراجیت کو قائم رکھنا مقصود ہے۔ اس کتاب میں انتہائی تحقیقات کے ساتھ حقائق و تاریخ اور تنقید و تبصرہ کیا ہے جس کے ساتھ ہمارا چیلنج بھی شریک ہے۔ قیمت دو روپے

مبادیات طب:۔ تحصیل علم و فن طب کے لئے ابتدائی کتاب۔ جس میں اس کے قوانین و فوائد اور اصول و نظریات سے بحث کی گئی ہے اس میں نبض و قارورہ کو خاص انداز میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

تحقیقات تپدق و سل (ٹی بی):۔ یہ رسالہ رجسٹریشن فرنٹ کا خاص نمبر ہے، جس میں تپدق و سل پر ایسی تحقیقات پیش کی گئی ہیں، جن سے فرنگی طب ناواقف ہے اور ساتھ ہی اس کا صحیح علاج اور یقینی نسخہ پیش کیا گیا ہے جو صرف ایک ٹکے میں تیار ہوتا ہے۔ ساتھ شرط ہے کہ اگر اس نسخہ سے آرام نہ ہو تو مبلغ ایک سو روپیہ پیش کرتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

تحقیقات نزلہ و زکام:۔ نزلہ و زکام پر بےنظیر اور علمی تحقیقات جس سے دنیائے طب ناواقف ہے اور فرنگی طب کے طریق علاج کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ جس کے ساتھ نزلہ و زکام کی حقیقت، اس کی تاریخ و وسعت، تشخیص و تقسیم اور علاج و ادویات کو عام فہم انداز میں سمجھایا گیا ہے۔

تحقیقات نزلہ و زکام وبائی (انفلوئنزا):۔ فرنگی طب کو ناز ہے کہ اس نے وبائی امراض کو صحیح طریقہ پر سمجھا ہے۔ لیکن ہم نے اپنی اس بےنظیر تحقیقات اور علمی معلومات میں نہ صرف دعویٰ کیا ہے کہ فرنگی طب وبائی امراض سے ناواقف ہے بلکہ صحیح طور پر وبا کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے، ساتھ ہی نزلہ زکام وبائی کی حقیقت اس کی تاریخ و وسعت، تشخیص و تقسیم اور علاج و ادویات کو عام فہم انداز میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ قیمت مبلغ ڈیڑھ روپیہ۔

تحقیقات اعادۂ شباب:۔ بےنظیر تحقیقات اور علمی معلومات جس میں اعادہ شباب کی اہمیت و حقیقت، اس کی تاریخ و وسعت اس وقت تک کے تمام فرنگی طب اور ماڈرن سائنس پر تنقید و تبصرہ اور فرنگی غلط فہمی اور گمراہی کو پورے طور پر واضح کیا گیا ہے ساتھ ہی اعادہ شباب کے متعلق اصول و علاج اور ادویات پیش کی گئی ہیں۔
قیمت مبلغ چار روپے۔

تپدق اور خوراک:۔ اس رسالہ میں امریکہ کے ساتھ غذا اور خصوصاً خوراک کے لئے تپدق اور سل پر بحث ہے اپنی تحقیقات اور علمی معلومات سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرنگی طب کا علم الغذا ناقص و غلط اور گمراہ کن ہے اس میں امریکہ کو چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر اس کا علم غذا ہم سے بہتر ہو تو اور ثابت کرنے پر ہم مبلغ پانچ ہزار روپیہ پیش کرتے ہیں۔ اب تک اس کا جواب نہیں دے سکی۔ قیمت ایک روپیہ صرف

تحقیقات حمیات (بخار):۔ یہ طبی دنیا میں انقلاب اور فرنگی طب کو زبردست چیلنج ہے ایسی بےنظیر تحقیقات اور علمی کتاب ہے جس کا جواب ماڈرن سائنس پیش نہیں کر سکتی جس میں فرنگی طب کے تمام نظریات اور اصولوں کو غلط اور گمراہ کن ثابت کرنے کے بعد بخاروں کی صحیح اہمیت، ماہیت، حقیقت و تقسیم اور علاج و ادویات پر ایسی معلومات اور مدلل روشنی ڈالی گئی ہے کہ ان سے طبی دنیا بے خبر ہے۔ قیمت مبلغ چار روپے۔

موجودہ سال کے خریدار رسالہ سے نصف قیمت لی جائے گی جو موجودہ سال کا خریدار ہو

منیجر مکتبہ حکیم انقلاب فیض باغ - لاہور

ہماری کتب اور رسائل

ہماری کتب اور رسائل اپنے اندر تین خوبیاں رکھتی ہیں۔ اول:۔ یہ کتب اور رسائل تجدید طب، احیاء فن اور اصلاح علم و علاج اور ادویہ کے لئے لکھی گئی ہیں۔ ان کا مقصد تجارت نہیں ہے بلکہ ایک مشن و مقصد کی تکمیل ہے۔ دوم:۔ یہ کتب اور رسائل تحقیقات ہیں جو علم و فن طب اور علاج و معالجہ کی حقیقت پر پہنچاتی ہیں۔ ان میں تنقید و تبصرہ کے بعد ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے جن سے علم و فن طب برباد اور فنا ہو رہا تھا اور ان حقائق کو پیش کیا ہے۔ جن سے علم و فن طب میں تجدید و احیاء اور اصلاح کی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سوم:۔ ان کتب و رسائل میں فرنگی طب کے غلط نظریات و تحقیقات اور گمراہ کن اصول علاج وغیرہ کو پیش کیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ نہ صرف فرنگی طریق علاج سرتاپا غلط ہے بلکہ یہ اصول اور نظریات گمراہ کن ہیں گویا ہماری تحقیقات علمی دنیا میں انقلاب ہیں جو بجلی کی تیزی کی طرح پھیل رہا ہے۔ ان تین خوبیوں کے ساتھ ہم نے ہر کتاب و رسالہ کے ہمراہ ایک چیلنج بھی پیش کیا ہے کہ اگر ایسی کتب و رسائل گزشتہ ہزار سالوں سے جبکہ فرنگی علاج کی ابتدا ہوئی تھی سے کر اس وقت تک جبکہ ماڈرن سائنس کا دور ہے کسی ملک کی کسی زبان میں پیش کئے ہوں تو ہم چیلنج کی رقم پیش کر دیں گے اور یہ چیلنج پانچ ہزار تک ہے۔ ضرورت ...

ملیریا کوئی بخار نہیں:۔ علمی دنیا میں تہلکہ، فرنگی طب کو چیلنج، ایسی بے نظیر اور علمی کتاب جس کا جواب فرنگی طب اور ماڈرن سائنس پیش نہیں کر سکتے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ ملیریا کوئی بخار نہیں اور نہ ہی کونین کوئی اور وبائی بخاروں کا علاج ہے۔ یہ صرف فرنگی کا تجارتی پروپیگنڈا اور مچھر پلاسموڈیم نہ ہی ... ہے یہ ایک قسم کا ... ہے جس سے سامراجیت کو قائم رکھنا مقصود ہے۔ اس کتاب میں انتہائی تحقیقات کے ساتھ حقائق و تاریخ اور تنقید و تبصرہ کیا ہے جس کے ساتھ ہمارا چیلنج بھی شریک ہے۔ قیمت دو روپے

مبادیات طب:۔ تحصیل علم و فن طب کے لئے ابتدائی کتاب۔ جس میں اس کے قوانین و فوائد اور اصول و نظریات سے بحث کی گئی ہے اس میں نبض و قارورہ کو خاص انداز میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

تحقیقات تپ دق و سل (ٹی بی):۔ یہ رسالہ رجسٹریشن فرنٹ کا خاص نمبر ہے، جس میں تپ دق و سل پر ایسی تحقیقات پیش کی گئی ہیں جن سے فرنگی طب ناواقف ہے اور ساتھ ہی اس کا صحیح علاج اور یقینی نسخہ پیش کیا گیا ہے جو صرف ایک ٹکے میں تیار ہوتا ہے۔ ساتھ شرط ہے کہ اگر اس نسخہ سے آرام نہ ہو تو مبلغ ایک سو روپیہ پیش کرتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

تحقیقات نزلہ و زکام:۔ نزلہ و زکام پر بے نظیر اور علمی تحقیقات جس سے دنیائے طب ناواقف ہے اور فرنگی طب کے طریق علاج کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ جس کے ساتھ نزلہ و زکام کی حقیقت، اسکی تاریخ و وسعت، تشخیص و تقسیم اور علاج و ادویات کو عام فہم انداز میں سمجھایا گیا ہے۔

تحقیقات نزلہ و زکام وبائی (فلو):۔ فرنگی طب کو ناز ہے کہ اس نے وبائی امراض کو صحیح طریقہ پر سمجھا ہے۔ لیکن ہم نے اپنی اس بے نظیر تحقیقات اور علمی معلومات میں نہ صرف دعویٰ کیا ہے کہ فرنگی طب وبائی امراض سے ناواقف ہے بلکہ صحیح طور پر وبا کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے، ساتھ ہی نزلہ و زکام وبائی کی حقیقت اسکی تاریخ و وسعت، تشخیص و تقسیم اور علاج و ادویات کو عام فہم انداز میں ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ قیمت مبلغ ڈیڑھ روپیہ۔

تحقیقات اعادہ شباب:۔ بے نظیر تحقیقات اور علمی معلومات جس میں اعادہ شباب کی اہمیت و حقیقت، اسکی تاریخ و وسعت اس وقت تک کے تمام فرنگی طب اور ماڈرن سائنس پر تنقید و تبصرہ اور فرنگی غلط فہمی اور گمراہی کو پورے طور پر واضح کیا گیا ہے ساتھ ہی اعادہ شباب کے متعلق اصول و علاج اور ادویات پیش کی گئی ہیں۔

قیمت مبلغ چار روپے۔

تپ دق اور خوراک:۔ اس رسالہ میں امریکہ کے ساتھ غذا اور خصوصاً خوراک کے لئے تپ دق اور سل پر بحث ہے جس میں تحقیقات اور علمی معلومات سے ثابت کیا گیا ہے کہ فرنگی طب کا علم الغذا ناقص و غلط اور گمراہ کن ہے اس میں امریکہ کو چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر اس کا علم غذا ہم سے بہتر ہو تو اور ثابت کرنے پر ہم مبلغ پانچ ہزار روپیہ پیش کرتے ہیں۔ اب تک اس کا جواب نہیں دے سکا۔ قیمت ایک روپیہ صرف

تحقیقات حمیات (بخار):۔ یہ علمی دنیا میں انقلاب اور فرنگی طب کو زبردست چیلنج ہے ایسی بے نظیر تحقیقات اور علمی کتاب ہے جس کا جواب ماڈرن سائنس پیش نہیں کر سکتی جس میں فرنگی طب کے تمام نظریات اور اصول کو غلط اور گمراہ کن ثابت کرنے کے بعد بخاروں کی صحیح اہمیت، ماہیت، حقیقت و تقسیم اور علاج و ادویات پر ایسی معلومات اور مدلل روشنی ڈالی گئی ہے کہ ان سے علمی دنیا بے خبر ہے۔ قیمت مبلغ چار روپے۔

موجودہ سال کے خریدار رسالہ سے نصف قیمت لی جائے گی جو موجودہ سال کا ... چکے ہیں

منیجر مکتبہ حکیم انقلاب فیض باغ ۔ لاہور

APRIL, 1962 Regd. L. No. 7282

The Monthly REGISTRATION FRONT, Lahore

ہمارا چیلنج

ذیل کے حقائق کو غلط ثابت کرنے والوں کے لئے ہمارا چیلنج ہے۔

(۱) یہ سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ کہ مغربی طب (ڈاکٹری) طب یونانی کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ البتہ ڈاکٹری اب تک یونانی سے ضرور مستفید ہو رہی ہے

(۲) ایسا خیال بھی درست نہیں کہ دونوں طریق علاج ایک ہی قانون کے تحت کام کرتے ہیں اور دونوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ ایسا خیال کرنے والے دونوں طریق علاج سے ناواقف ہیں۔

(۳) یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے کہ یونانی طب "قدیم" کا لفظ صرف زبانی امتیاز اور فضیلت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جہاں تک اسکے قوانین اور افادیت کا تعلق ہے وہ آج بھی قانون فطرت کے مطابق ہیں۔

(۴) یہ عقیدہ بھی بالکل بے اصل ہے کہ یونانی طب کے قوانین تشخیص خواص الادویہ اور طریق علاج وغیرہ میں مغربی طب کے ذریعے اصلاح اور تجدید کی گئی ہے

اغراض و مقاصد

۱ - یونانی طب کی فوقیت مغربی طب (ڈاکٹری) پر نمایاں طور پر واضح کرنا۔

۲ - ماڈرن سائنس کی روشنی میں مغربی طب کو عملی طریق پر غلط طریق علاج ثابت کرنا

۳ - ملکی ادویات کی خوبیوں کو بیان کرنا اور استعمال کی تحریک دینا، مغربی طب کی ادویات کے نقصانات کو ظاہر کرنا۔

۴ - عوام کو مغربی طریق علاج (ڈاکٹری) کی خرابیوں سے آگاہ کرنا۔

۵ - یونانی طب کی غلط قیادت اور بے عمل جماعتوں کو ختم کرنا۔

۶ - ملک بھر میں فری شفاخانے اور صحیح تعلیم کے لئے بہترین علمی اور طبی درسگاہوں کا قیام عمل میں لانا۔

۷ - رجسٹریشن میں یونانی طب اور اطبا کے وہی حقوق حاصل کرنا جو مغربی طب اور ڈاکٹروں کو حاصل ہیں۔

۸ - یونانی طب کا صحیح علم رکھنے والے اطبا کو ملک بھر میں پھیلانا جو مغربی طب کے غلط اصولوں کے پورے طور پر واقف ہوں۔

۹ - حکومت والیان ریاست۔ رؤسا اور امرا کو یونانی طب سے روشناس کرا کے انہیں اس فن کی سرپرستی، امداد اور ہمدردی پر آمادہ کرنا

۱۰ - یونانی طب کے قوانین کے تحت اس میں ضرورت کے مطابق اصلاح اور تجدید کرنا۔

نوٹ:- فیس ممبری ایک یا پانچ روپے ادا کرنا ہوگی۔ کوئی ماہانہ چندہ نہیں لیا جائیگا۔ البتہ جو لوگ فن کی خدمت کیلئے اگر کچھ اعانت کریں تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ فیس ممبری حاصل کرنیوالے کو باقاعدہ رسید حاصل کرنی چاہیے کیونکہ رسید کے بغیر ڈاکٹر صابر ملتانی کی خدمت میں روانہ کی جائیگی۔ اس فیس ممبری پہنچ جانے پر ہر ممبر کو ایک سند ممبری دی جائیگی جسکے بعد وہ اس رجسٹریشن فرنٹ کا باقاعدہ ممبر تسلیم ہوگا۔ وہ ہر قسم کے حقوق کا مستحق ہو جائیگا